COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

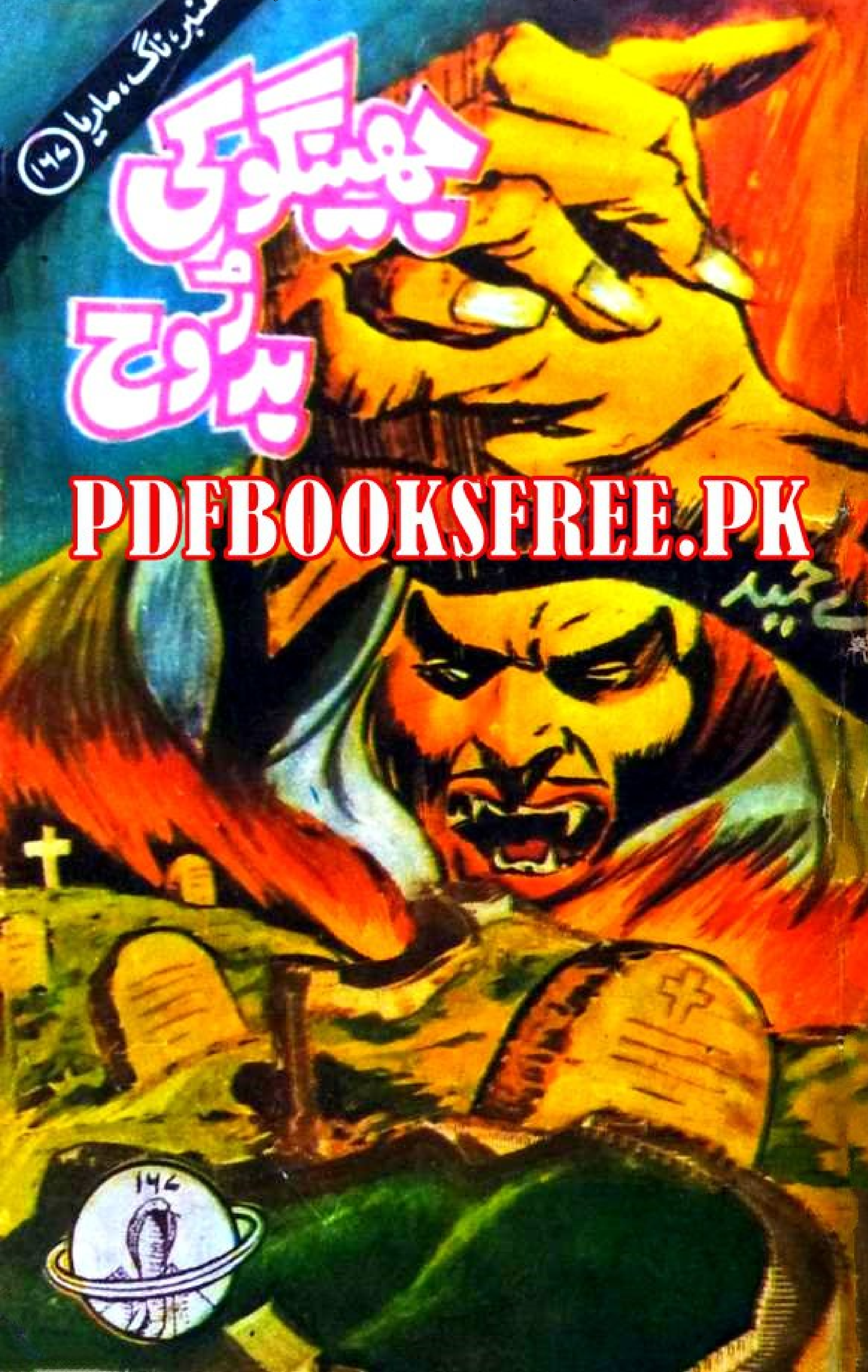

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

جھینگو کی بدروح

اے حمید

قیمت ۵۰/۷ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اول : ۱۹۸[illegible]ء

ناشر : عدنان سلیم

مغربی پبلی کیشنز، ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور - ۸

مطبع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو

"ماریا" ایک حادثہ میں "جھینگو کی بد روح" کے قبضہ میں چلی گئی ہے۔ وڑھا چینی اسے واپس لانے کے لیے ایک جادوگرنی سے ملتا ہے وہ جادوگرنی تی ہے کہ جھینگو کی بد روح سے ماریا صرف ایک طریقہ سے چھٹکارا پا سکتی ہے۔ ہ کہیں سے ایسے سانپ کی کھوپڑی تلاش کر کے لاؤ جسے مرے ۵۰۰ سو سال گزر چکے ہوں۔ کیا بوڑھا چینی ایسی کھوپڑی تلاش کر سکا۔

دوسری طرف "جولی سانگ کی تلاش" میں تھیو سانگ۔ کیٹی ناگ اور عنبر لک چین کے ساحل پر پہنچ چکے ہیں۔ کیا وہ جولی سانگ کو تلاش کر سکے۔ یا ان کی آپس میں ملاقات ہوسکی۔ یہ آپ پڑھ کر دیکھ لیں۔

آپ کا انکل

اے حمید

۴۵۴/این راہ چمن سمن آباد لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

- جھینگو کی بدرُوح
- سرہانے کے نیچے کینچلی
- جُولی سانگ ڈبی میں
- قبر کھل گئی
- دیوارِ چین کی مورتی

جھینگو کی بدرُوح

دونوں لڑکیاں بوڑھے چینی کو تک رہی تھیں۔

ان میں سے ایک لڑکی ماشان کی بہن ماگی تھی۔ اس نے گھبرا کر پوچھا:

"میں کہاں ہوں، بابا؟ میرا بھائی کہاں ہے؟"

بوڑھا چینی سمجھ گیا کہ یہی لڑکی ماشان کی بہن ہے۔ دوسری لڑکی جو چینی تھی حیران اور گھبرائی ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے سر پر رکھی ہوئی مگرمچھ کے منہ والی ٹوپیاں اتار کر پھینک دیں۔ ان پر کیا گیا طلسم ختم ہو گیا تھا۔ بوڑھے چینی نے انھیں ساری کہانی جلدی جلدی سنا ڈالی اور کہا:

"اب میں تمھیں یہاں سے نکال کر تمہارے گھروں میں پہنچا دوں گا۔ تم بالکل مت گھبراؤ۔"

پھر اس نے ماگی کو بتایا کہ اس کا بھائی ماشان اسی شہر کی سرائے میں اس کا انتظار کر رہا ہے۔ ماگی اپنے بھائی سے ملنے کو بے تاب ہو گئی۔ دوسری لڑکی نے بتایا کہ وہ چین کے ایک گاؤں کی رہنے والی ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھا چینی انہیں غار سے نکال کر شہر کی طرف چل پڑا
سب سے پہلے وہ شہر کی سرائے میں آیا۔ تلاش کرتے کرتے
آخر اسے ماشان مل گیا۔ بہن نے بھائی کو اور بھائی نے
بہن کو دیکھا تو دونوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ روتے
ہوئے ایک دوسرے سے ملے۔ ماشان نے بوڑھے چینی
سے ماریا کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ اس پر بوڑھے چینی
نے اسے بتایا کہ وہ ایک مصیبت میں گرفتار ہو گئی ہے
اور میں اس کی مدد کو جا رہا ہوں۔ اس نے دوسری لڑکی
ماشان کے حوالے کر کے کہا:

"ماشان بیٹا! اب تمہارا فرض ہے کہ تم اس لڑکی
کو بھی اس کے گاؤں میں اس کے گھر والوں کے
پاس پہنچا دو۔ کیونکہ ماریا کی یہی خواہش تھی۔"

ماشان نے دوسری لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"بابا! یہ بھی مجھے اپنی بہن ماگی کی طرح عزیز ہے
تم فکر نہ کرو۔ میں اس کو اس کے گھر پہنچا کر اپنے
وطن برازیل جاؤں گا۔ لیکن تم ماریا کی ضرور مدد
کرنا اور جب وہ مصیبت سے نکل آئے تو
اسے میرا سلام دے کر کہنا کہ میں اس کا احسان
ساری زندگی فراموش نہیں کر سکتا۔"

ماشان دونوں لڑکیوں کو لے کر بوڑھے چینی سے رخصت
ہو گیا۔ بوڑھا چینی وہاں سے سیدھا اس عورت کے گھر
کی طرف چل دیا جو شہر سے باہر جنگل کے کنارے ایک
پرانے مکان میں رہتی تھی اور جس کے پاس بوڑھا چینی
کبھی کبھی آیا کرتا تھا۔ عورت اس وقت گھر پر نہیں تھی۔
بوڑھا چینی ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں
بدروحوں کو بلانے والی عورت آ گئی۔ وہ خود ایک بدروح
لگ رہی تھی۔ بال بکھرے ہوئے۔ آنکھیں لال۔ گلے میں
کالے منکوں کی مالا۔ ماتھے پر زرد لکیریں۔ میلے کچیلے کپڑے،
چینی کو دیکھ کر مسکرائی تو اس کے ٹیڑھے دانت نظر
آنے لگے۔ "بابا! آج کیسے آنا ہوا تمہارا؟"

چینی نے کہا:

"میں تمہارے پاس ایک بڑے ضروری کام سے
آیا ہوں بیٹی۔"

"تم کہو تو سہی۔ آخر ایسا کون سا کام ہے؟"

تب بوڑھے چینی نے اس عورت کو شروع سے
آخر تک ماریا کی ساری داستان بیان کر دی۔ عورت غور
سے سنتی رہی۔ جب چینی خاموش ہو گیا تو عورت نے
سانپ کی پھنکار ایسا ایک لمبا سانس لیا اور بولی:

"جو بدروح جھیل والی چٹان سے چمٹی رہی ہو اسے
بلانا آسان کام نہیں ہے اور جس بدروح کا تم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ذکر کر رہے ہو اس میں اب ایک غیر بدروح بھی شامل ہو گئی ہے۔ یعنی جھینگو کی بدروح نے ماریا کی روح پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اب وہ زیادہ ہوشیار ہو چکی ہے۔"

چینی نے کہا:

"خواہ کچھ بھی ہو۔ کسی طرح ماریا کو جھینگو بدروح سے نجات دلاؤ۔ میں نے آج تک تمہیں کوئی کام نہیں کہا۔ اس کے عوض میں ساری عمر تمہاری خدمت کروں گا۔"

عورت ہنس دی۔ بولی:

"بابا! تمہاری عمر ہی اب کتنی رہ گئی ہے جو میری خدمت کرو گے۔ یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر بھی میں تمہاری خاطر کوشش کر کے دیکھ لیتی ہوں مگر ایک کام تمہیں بھی کرنا ہو گا۔"

بوڑھا چینی جھٹ بولا:

"میں تیار ہوں۔ تم کہو۔ مجھے کیا کرنا ہو گا؟"

عورت نے کہا:

"تمہیں کسی طریقے سے ایک ایسے سانپ کی کھوپڑی ڈھونڈ کر لانی ہو گی جس کو مرے پانچ سو سال گذر چکے ہوں۔"

یہ سن کر بوڑھے چینی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ کہنے لگا:

"بیٹی! میں ایسی کھوپڑی کہاں سے لا سکتا ہوں؟ ایسے سانپ کی کھوپڑی کہاں سے ملے گی جس کو مرے پانچ سو سال گذر گئے ہوں۔"

عورت بولی: "اسی لئے تو میں تمہیں کہہ رہی تھی کہ یہ کام بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ پانچ سو سال پہلے کے سانپ کی کھوپڑی تو مجھے کوئی بدروح بھی لا کر نہیں دے سکتی تم کہاں سے لاؤ گے۔ ماریا کو اس کے حال پر چھوڑ دو تم اب اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔"

بوڑھے چینی نے مایوسی سے پوچھا:

"کیا کوئی اور طریقہ نہیں ہے جس کی مدد سے تم ماریا بیٹی کو جھینگو بدروح سے چھٹکارا دلا سکو؟"

عورت بولی: "اگر ہوتا تو میں تمہیں پہلے ہی بتا دیتی۔ اس کا علاج صرف پانچ سو سال پہلے مرے ہوئے سانپ کی کھوپڑی ہی سے ہو سکتا ہے۔"

بوڑھا چینی کہنے لگا:

"میں ایسی کھوپڑی ضرور تلاش کروں گا چاہے اسے تلاش کرتے کرتے میری جان چلی جائے۔ ماریا نے دو معصوم لڑکیوں کی جان بچانے اور انہیں پھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے اپنے گھروں میں خوشی خوشی آباد کرنے کی خاطر اپنی جان عذاب میں ڈالی ہے۔ میں اسے اکیلی کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔"

عورت نے کہا:

"تو پھر جاؤ اور پانچ سو برس پہلے کے سانپ کی کھوپڑی تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ میں اس پر ایسا دم کروں گی کہ جھنگو بدروح ماریا کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گی۔"

بوڑھے چینی نے بھرپور اعتماد کے ساتھ کہا:

"خدا نے چاہا تو میں اپنے نیک مقصد میں ضرور کامیاب ہونگا۔ کیا تم مجھے اتنا بتا سکتی ہو کہ میں ایسے سانپ کی کھوپڑی کو تلاش کرنے کس طرف جاؤں؟"

عورت کچھ سوچ کر بولی:

"تائیوان کے سمندری شہر میں کچھ پرانے بادشاہوں کے مقبرے ہیں۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ ان مقبروں میں بادشاہوں کے ساتھ کچھ سانپ بھی دفن کر دیئے جاتے تھے۔ وہ سینکڑوں برس پرانے مقبرے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہاں تمہیں کسی سانپ کی کھوپڑی مل جائے۔ مگر یاد رکھنا۔ اگر کھوپڑی پانچ سو برس پہلے

کی نہ ہوئی تو اس پر میرا جادو نہیں چلے گا اور تمہاری کوشش بیکار جائے گی۔"

بوڑھے چینی نے کہا:

"تمہارا شکریہ۔ میں اب پانچ سو برس پرانے سانپ کی کھوپڑی لے کر ہی تمہارے پاس آؤں گا مگر مجھے اتنا بتا دو کہ جھنگو بدروح ماریا بیٹی کو لے کر کہیں کسی دوسرے ملک میں تو نہیں چلی جائے گی؟"

عورت بولی: "تم فکر نہ کرو۔ جب میں سانپ کی کھوپڑی پر عمل پڑھوں گی تو جھنگو بدروح دنیا کے جس کونے میں بھی ہو گی ماریا کو لے کر میرے قدموں میں حاضر ہو جائے گی۔"

بوڑھے چینی نے بدروحوں کو بلانے والی عورت کو خدا حافظ کہا اور اس کے مکان سے نکل کر تائیوان کے سمندری شہر کی طرف چل پڑا۔

اب ہم واپس ناگ عنبر جولی سانگ کیپٹن اور تھیونگ کی طرف جاتے ہیں۔ آپ یہ جانتے ہی ہیں کہ پراسرار چینی جولی سانگ کو ایک تانبے کے میڈل پر چپکا کر لنگڑے بحری کپتان کے بادبانی جہاز پر سوار ملک چین کی طرف چلا آ رہا ہے۔ اسی جہاز میں عنبر بھی نائب کپتان کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ عنبر بھی کیپٹن جولی سانگ اور ماریا کی تلاش میں ہے۔ عنبر کو معلوم نہیں ہے کہ اسی جہاز میں جولی سانگ پُراسرار چینی کے تانبے کے میڈل پر چپکی اس کی جیب میں موجود ہے۔ دوسری طرف اس جہاز کے پیچھے پیچھے ایک دوسرے بادبانی جہاز میں کیپٹن ھنیوسانگ اور ناگ چلے آ رہے ہیں۔ وہ بھی اپنے ساتھیوں جولی سانگ اور ماریا عنبر کی تلاش میں ہیں۔ انہیں صرف اتنی خبر ہی مل سکی ہے کہ جولی سانگ کو ایک پُراسرار چینی فقیر اپنے ساتھ چین لے گیا ہے۔

سب سے پہلے لنگڑے کپتان کا جہاز چین کی بندرگاہ پر آ کر لگا۔ لنگڑے کپتان نے پراسرار چینی کو بلا کر کہا:

"میں نے تمہیں تمہارے شکار کو چین تک پہنچا دیا ہے۔ اب تم نے میرے ساتھ جو معاوضہ طے کر رکھا ہے۔ وہ ادا کر دو اور جولی سانگ کو لے کر اپنی راہ لو۔ اس کے بعد اگر کسی عورت کو لانا ہوا تو مجھے خبر کر دینا۔"

پُراسرار چینی نے لنگڑے کپتان کو ایک تھیلی دی جو سونے کے سکوں سے بھری ہوئی تھی۔ اس وقت عنبر نائب کپتان کی حیثیت سے جہاز کے ڈیک پر کھڑا مال کو نیچے بندرگاہ پر اتروا رہا تھا۔ اس نے لنگڑے

کپتان کو کھڑکی میں سے پُراسرار چینی سے باتیں کرتے دیکھا تو اسے کچھ شک ہوا۔ آہستہ آہستہ کھسکتا کھڑکی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت پراسرار چینی کہہ رہا تھا:

"کیپٹن! تم نے ہمیشہ ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ میں پوانگ دیوتا کی طرف سے بھی تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہماری کتابوں میں اس لڑکی کا حلیہ بھی درج تھا۔ اس لئے اس کا لانا بہت ضروری تھا۔ اب جاتا ہوں۔ پھر ملوں گا۔"

عنبر کا ماتھا ٹھنکا۔ یہ کس لڑکی کا ذکر کر رہا تھا۔ یہ کس لڑکی کو اپنے ساتھ لایا ہے؟ مگر اس کے ساتھ تو کوئی لڑکی نہیں ہے۔ عنبر نے پُراسرار چینی کو دیکھا۔ وہ جہاز کی سیڑھی سے اتر رہا تھا۔ پہلے اس کو خیال آیا کہ وہ اس کا پیچھا کرے۔ پھر یہ سوچ کر رک گیا کہ پہلے کپتان سے معلومات کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ شخص کون تھا۔ آخر پُراسرار چینی لنگڑے کپتان کا دوست ہے۔ اس کو ضرور معلوم ہو گا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ عنبر تھوڑی ہی دیر بعد کسی بہانے لنگڑے کپتان کے پاس چلا آیا۔ وہ گرم مشروب پی رہا تھا

عنبر بھی لنگڑے کپتان کے پاس بیٹھ گیا اور بولا:

"کپتان! میرا دل چاہتا ہے کہ ملک چین کی سیر کروں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کپتان نے کہا:

"مگر ہم تو یہاں صرف پندرہ روز ٹھہریں گے۔"

عنبر بولا: "میں تو صرف تین روز میں سارے چین میں گھوم جاؤں گا۔"

لنگڑا کپتان عنبر کی طاقت سے واقف تھا۔ کہنے لگا:

"ہاں بھائی! تم ایسا کر سکتے ہو۔ لیکن تم نائب کپتان ہو۔ تمہارے بغیر میں جہاز نہیں چلاؤں گا۔ اس لئے اگر جاؤ تو جلدی واپس آ جانا۔"

عنبر بولا: "میں ایک ہفتے ہی میں واپس آ جاؤں گا۔"

پھر عنبر لنگڑے کپتان کے قریب ہو گیا اور بڑی رازداری سے کہنے لگا:

"کپتان! تم سے میری دوستی ہو گئی ہے۔ تم کو میری خفیہ طاقت کا پتہ بھی چل گیا ہے۔ اب میں تم سے کوئی بات نہیں چھپانا چاہتا۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سن رکھا ہے کہ اس ملک میں چوانگ نام کے دیوتا کا ایک خفیہ مندر ہے۔ اس مندر سے چند قدم کے فاصلے پر زرد رنگ کی ایک بہت بڑی چٹان ہے جس کے نیچے سات بادشاہوں کا بہت بڑا خزانہ دفن ہے۔"

لنگڑے کپتان نے یہ سنا تو اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔

اسے یہ بھی معلوم تھا کہ عنبر میں اتنی طاقت ہے کہ بڑی سے بڑی چٹان کو اپنی جگہ سے ہٹا دے۔ چوانگ دیوتا کا مندر بھی وہ جانتا تھا کہ کہاں ہے۔ اسی مندر میں تو پُراسرار چینی جولی سانگ کو تانبے پر چپکا کر لے گیا تھا۔ عنبر نے صرف پُراسرار چینی کی زبان سے چوانگ دیوتا کا نام سُنا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ ہو سکتا ہے ناگ ماریا وغیرہ کا وہیں سے کچھ سراغ مل جائے۔ چنانچہ اس نے خزانے کی کہانی وہیں بیٹھے بیٹھے گھڑ لی تھی۔ اس کا تیر عین نشانے پر بیٹھا اور لنگڑا کپتان اسے چوانگ مندر کی چٹان تک لے جانے کو تیار ہو گیا۔

عنبر کو چٹان اور اس کے فرضی خزانے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ تو چوانگ کے مندر میں جا کر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ پُراسرار چینی اپنے ساتھ کس لڑکی کو لے کر گیا ہے۔ کپتان کہہ رہا تھا۔

"میں نے چوانگ دیوتا کا مندر دیکھ رکھا ہے۔ میرا چینی دوست جو میرے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ اسی مندر کا راہب ہے۔ مگر میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے یا تمہیں مندر کے پاس چٹان کے ارد گرد دیکھے۔ اس طرح سے وہ خزانے کا مالک بن بیٹھے گا۔ ہم اس کی نظروں سے چھپ کر وہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جائیں گے ۔ یہ بتاؤ کہ چٹان کو تم اٹھا لو گے نا؟

عنبر نے ہنس کر کہا:

"کیوں نہیں کپتان؟ تم میری طاقت کو ایک بار دیکھ چکے ہو۔ میں بڑی سے بڑی چٹان کو پرے ہٹا سکتا ہوں ۔ اب دیوتا مدد کریں اور نیچے سے خزانہ نکل آئے۔"

کپتان بڑے یقین کے ساتھ بولا:

"خزانہ ضرور ہو گا۔ چین کے پرانے بادشاہ اسی طرح مندروں کے پاس خزانے دفن کر دیا کرتے تھے ہم آج ہی اپنے سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔"

عنبر نے پوچھا:

"ہمیں چوانگ دیوتا کے مندر تک پہنچتے پہنچتے کتنے دن لگ جائیں گے؟"

لنگڑا کپتان انگلیوں پر حساب لگانے لگا۔ پھر بولا:

"ہم تیز رفتار گھوڑوں پر سفر کریں گے۔ زیادہ سے زیادہ تین دنوں میں چوانگ دیوتا کے مندر کے آس پاس پہنچ جائیں گے۔"

ادھر عنبر لنگڑے کپتان کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا دوسری طرف ایک دن کے بعد وہ جہاز بھی بندرگاہ پر آن لگا جس میں ناگ کیٹی اور تھیوسانگ سوار تھے۔ د

بھی عنبر ماریا اور جولی سانگ ہی کی تلاش میں وہاں آئے تھے۔ جولی سانگ کا تو انہیں زیادہ شک تھا کہ پراسرار چینی اسے جہاز میں بٹھا کر چین کے ملک میں لے آیا ہے۔ باقی عنبر اور ماریا کا انہیں خیال تھا کہ ممکن ہے ان کا بھی وہاں کوئی سراغ مل جائے۔ بندرگاہ پر اترتے ہی ناگ نے کہا:

"میرا خیال ہے کہ اس بار ہمیں چین کی دوسری بندرگاہوں پر جا کر بھی جولی سانگ کو ڈھونڈنا چاہیے۔ کیونکہ یہ ملک بہت بڑا ہے اور اس کی ایک دوسری بڑی بندرگاہ بھی ہے جس کا نام تائیوان ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"لیکن کچھ روز تو ہمیں اس شہر میں جولی سانگ اور عنبر ماریا کو تلاش کرنا ہی ہو گا۔"

کیٹی بولی: "ہم دو روز اس شہر میں تلاش کرتے ہیں۔ اس کے بعد تائیوان کا رخ کریں گے۔"

ناگ بولا: "عنبر ماریا اور جولی سانگ میں سے کسی کی بھی خوشبو اس شہر میں نہیں ہے۔ بہر حال ہم ابھی سے ان کی تلاش شروع کرتے ہیں۔"

تھیوسانگ نے کہا کہ پہلے کسی سرائے میں کمرہ تو لے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیں۔ بندرگاہ کے قریب ہی ایک چینی سرائے تھی۔ ناگ تھیوسانگ اور کیٹی سرائے میں آ گئے۔ یہاں ملک ملک کے مسافر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ناگ تھیوسانگ اور کیٹی نے بھی ایک کمرہ کرائے پر لے لیا اور اپنا تھوڑا بہت سامان وہاں قالین پر لا کر رکھ دیا۔

تھیوسانگ کہنے لگا:

"میرا خیال ہے کہ ہم تینوں کو شہر میں گھومنے چلنا چاہیئے۔"

"اچھا خیال ہے۔" کیٹی نے جواب دیا۔

ناگ کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ انہوں نے کمرے کو تالا لگایا اور شہر میں نکل آئے۔ سارا دن وہ شہر میں گھومتے پھرتے رہے۔ انہیں کسی جگہ سے بھی اپنے ساتھیوں یعنی عنبر ماریا اور جولی سانگ کی خوشبو نہ آئی۔

اسی روز انہوں نے بوریا بستر باندھا اور چین کے دوسرے بڑے شہر اور بندرگاہ تائیوان کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ وہی تائیوان شہر اور بندرگاہ تھی کہ جہاں بوڑھا چینی پہلے ہی سے پانچ سو سال پرانے سانپ کی کھوپڑی کی تلاش میں پہنچ چکا تھا۔ وہ قدیم مقبروں میں دن بھر گھومتا رہا۔ اسے وہاں کوئی ایسی جگہ نہ ملی کہ جہاں سے وہ کسی مقبرے کے اندر داخل ہو کر پرانے مردہ سانپ کی کھوپڑی حاصل

کر سکتا۔ مایوس دل لیے بوڑھا چینی واپس سرائے میں آ گیا یہ سرائے تائیوان کی بندرگاہ سے تھوڑے فاصلے پر تھی۔ ایک تائیوان کی بندرگاہ کے پاس ہی تھی مگر بوڑھا چینی وہاں نہیں ٹھہرا تھا۔ اس بندرگاہ میں ناگ تھیوسانگ اور کیٹی آ کر ٹھہر گئے تھے۔ اس شہر میں بھی انہیں اپنے ساتھیوں عنبر ماریا اور جولی سانگ کی خوشبو کہیں محسوس نہ ہوئی۔ پھر بھی وہ ہمت ہارنے والے نہیں تھے۔ انہوں نے اپنی تلاش جاری رکھی۔ یہاں انہوں نے الگ الگ ہو کر تلاش کا کام شروع کیا۔ کیٹی ایک طرف تھیوسانگ دوسری جانب اور ناگ شہر کی تیسری سمت کو نکل جاتا۔ دن بھر وہ جگہ جگہ اپنے ساتھیوں کی ٹوہ لگانے کی کوشش کرتے اور شام کو سرائے میں واپس آ کر ایک دوسرے کو اپنی کوشش کی تفصیلات بتا دیتے۔

انہیں دو دن گزر گئے۔ دوسری طرف بوڑھا چینی بھی اپنی تلاش جاری رکھے ہوئے تھے۔ اسے بھی ابھی تک مقبرے کے اندر جانے میں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ تیسرے دن ناگ اکیلا شہر کے بازاروں میں گھومتا پھرتا شہر سے باہر نکل گیا۔ شہر سے باہر ریت کے چھوٹے چھوٹے ٹیلے تھے۔ پھر درختوں کے جھنڈ آ جاتے تھے۔ اس کے بعد ایک ویرانہ تھا جہاں پتھروں کے چھوٹے بڑے ڈھیر جگہ جگہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگے تھے۔

اس کی نظر پتھروں کے ڈھیروں کے پیچھے ایک مٹی کے بہت بڑے گول ڈھیر پر پڑی جس کے اوپر ایک چینی طرز کی بارہ دری بنی ہوئی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ یہ کون سی جگہ ہے۔ چل کر دیکھنا چاہیے۔ وہ بارہ دری والی گول بڑی ڈھیری کے پاس آ گیا۔ اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو جھک کر مٹی کے اس ٹیلے کو ایک طرف سے کھودنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ناگ اس کے قریب گیا تو پاؤں کی آہٹ سے بوڑھا چینی چونکا۔ یہ بوڑھا چینی وہی تھا جو پانچ سو برس پرانی سانپ کی کھوپڑی کی تلاش میں مقبرے کے اندر جانا چاہتا تھا۔

ناگ نے جب اپنے سامنے ایک بوڑھے چینی کو دیکھا تو بولا:

"بابا! کیا تم اس عمر میں بھی خزانے تلاش کرتے ہو؟"

بوڑھے چینی نے کھڑے ہو کر ہاتھ کپڑے سے پونچھتے ہوئے کہا:

"بیٹا! میں خزانہ تلاش نہیں کر رہا۔ میں تو ایک خاص جڑی بوٹی ڈھونڈ رہا تھا جو ان پرانے مقبروں کے ٹیلوں میں زمین کے اندر اگا کرتی ہے۔"

ناگ نے پوچھا:

"یہ بوٹی کس کام آتی ہے؟"

بوڑھا چینی کہنے لگا:

"اس کے کئی فائدے ہیں۔ جس آدمی کے پاس اس بوٹی کا سفوف موجود ہو وہ کبھی بیمار نہیں ہوتا۔ اگر بیمار ہو تو اچھا ہو جاتا ہے۔"

ناگ نے ٹیلے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا:

"یہ ٹیلہ کیسا ہے اور اس پر یہ بارہ دری کس نے بنائی تھی؟ کیا یہ کوئی پرانا کھنڈر ہے؟"

بوڑھے چینی نے کہا:

"سنا ہے کہ اس ٹیلے میں دو بادشاہوں کی قبریں ہیں۔ باقی خدا کی خدا جانے۔"

بوڑھا چینی خوش تھا کہ اس نے ماریا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا اور اجنبی آدمی کو (جو ناگ تھا) شک بھی نہیں ہوا۔

ناگ نے پوچھا:

"تم اسی ملک کے رہنے والے لگتے ہو بابا۔ میرا مطلب ہے کہ تم چینی ہو۔"

بوڑھا چینی گردن پر ہاتھ پھیر کر مسکرایا:

"ظاہر ہے میں چینی ہوں۔ مگر تمہاری شکل چینیوں ایسی نہیں ہے۔ تم ہندوستان کے رہنے والے لگتے ہو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا:

"ہاں! تم یہی سمجھ لو کہ میں ہندوستان کا ہی رہنے والا ہوں۔"

بوڑھے چینی نے پوچھا:

"کیا تم چین کی سیر و سیاحت کے لئے آئے ہو؟"

"ہاں بابا" ناگ نے گہرا سانس بھر کر کہا۔ دونوں ایک دوسرے سے اپنے دل کا حال چھپا رہے تھے۔ ناگ واپس اپنی سرائے کی طرف چل دیا۔ بوڑھا چینی تھکان کا بہانہ بنا کر وہیں بیٹھا رہا۔ ناگ پتھروں کی ڈھیری کی اوٹ میں ہو گیا۔ جب بوڑھے چینی نے دیکھا کہ ناگ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے تو اس نے مقبرے کی دیوار کی پھر سے کھدائی شروع کر دی۔ ناگ نے ڈھ کی اوٹ سے بوڑھے چینی کو زمین کھودتے دیکھا تو دل میں یہ سوچ کر ہنس دیا کہ اس بوڑھے کو اب بھی زند رہنے کا جنون ہے۔ وہ واپس سرائے میں آ گیا۔ وہاں تھیوسانگ اور کیٹی پہلے سے موجود تھے۔ انہوں نے مش کیا کہ اب انہیں کس شہر کی طرف چلنا چاہیئے۔

کیٹی کچھ سوچ کر بولی:

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک دن اور اس شہر میں رہ کر تلاش جاری رکھنی چاہیئے۔ اس کے بعد بھی

اگر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تو یہاں سے چین کے دارالحکومت پیکنگ چلے چلیں گے۔ وہ بڑا شہر ہے۔ ہو سکتا ہے جولی سانگ کا وہاں کچھ سراغ مل جائے۔"

ناگ اور تھیوسانگ نے اس تجویز پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ رات انہوں نے سرائے میں گذار دی اور اگلے روز تینوں دوست پھر الگ الگ ہو کر جولی سانگ کی تلاش پر نکل کھڑے ہوئے۔ ناگ شہر سے باہر ایک چھوٹی سی بستی میں سے گذر رہا تھا کہ اسے ایک طرف سے بین بجانے کی آواز سنائی دی۔ ناگ نے دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے سپیرا بین بجا کر سانپ کو نچا رہا ہے اور اس کے قریب وہی بوڑھا چینی بیٹھا ہے جس کو ناگ نے ایک دن پہلے مقبرے کی دیوار کھود کر جڑی بوٹیاں تلاش کرتے دیکھا تھا۔

ناگ کو تعجب ہوا کہ یہ بوڑھا چینی اس سپیرے کے پاس کیا کر رہا ہے۔ بوڑھے چینی کی پیٹھ ناگ کی طرف تھی۔ اس نے ناگ کو نہیں دیکھا تھا۔ ادھر سانپ نے ناگ دیوتا کی خوشبو سونگھی تو وہیں رک گیا اور ناگ کی تعظیم بجا لانے اس کی طرف آنے ہی والا تھا کہ ناگ نے سانپ کی زبان میں اسے وہیں روک دیا اور کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اپنی جگہ ناچتے رہو۔ میرے قریب مت آنا۔ یہ پتہ کرو کہ یہ بوڑھا چینی سپیرے کے پاس کس لئے آیا ہے۔"

سانپ نے دور ہی سے ناچتے ناچتے ناگ کو جواب دیا:

"عظیم ناگ دیوتا! میں ابھی پتہ کر کے آپ کو بتاتا ہوں۔"

ناگ ایک دیوار کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ سر تھوڑا سا باہر نکالے سپیرے اور بوڑھے چینی کو تک رہا تھا۔ سپیرے نے بین بجانی بند کر دی سانپ کو پٹاری میں ڈال دیا اور بوڑھے چینی سے باتیں شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر وہ باتیں کرتے رہے۔ پھر بوڑھا چینی سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ ناگ نے سانپوں کی زبان میں پہاڑی والے سانپ سے پوچھا کہ یہ کیا باتیں کر رہے تھے؟ سانپ نے وہیں سے ہلکی ہلکی سسکاریوں اور سیٹی کی آواز میں جواب دیا۔

"عظیم ناگ دیوتا! اس بوڑھے چینی کو آج سے پانچ سو سال پہلے مرے ہوئے سانپ کی کھوپڑی کی تلاش ہے۔ سپیرا اسے یہ کہہ کر اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے کہ میرے پاس ایسے سانپ کی کھوپڑی موجود ہے۔ مگر میں اس

کے عوض ایک ہزار سونے کے سکے لوں گا۔ عظیم ناگ دیوتا! میں جانتا ہوں سپیرا جھوٹ بول رہا ہے اور بوڑھے چینی کو دھوکے سے کسی مردہ سانپ کی کھوپڑی دے دے گا۔ اس کے پاس ایسی کھوپڑی نہیں ہے۔"

ناگ سوچنے لگا۔ اس بوڑھے چینی کو پانچ سو سال پہلے کے سانپ کی کھوپڑی کس لئے چاہیے؟ یہ ایک عجیب سا معمہ تھا۔ ناگ نے اس معمے کو حل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسے ہلکی سی امید تھی کہ شاید اس طریقے سے ہی اسے جولی سانگ یا عنبر ماریا کا کوئی سراغ مل جائے۔ اس نے سانپ سے کہا:

"اب تم خاموش بیٹھے رہو۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا۔"

یہ کہہ کر ناگ دیوار کی اوٹ سے نکلا اور سپیرے کی طرف چلا۔ جب وہ قریب آیا تو بوڑھے چینی نے اسے پہچان لیا کہ یہ وہی نوجوان ہے جو اسے ایک دن پہلے مقبرے کے ٹیلے پر ملا تھا۔ ناگ نے بوڑھے چینی کو سلام کیا اور پوچھا:

"کیوں بابا! جڑی بوٹی ابھی نہیں ملی؟"

بوڑھا چینی بولا:

"نہیں بیٹا۔ بس کسی نہ کسی روز مل جائے گی۔"

سپیرے نے جب دیکھا کہ یہ نوجوان بیچ میں آ کر اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا کام خراب کر رہا ہے تو اس نے بڑی گستاخی
ناگ سے کہا: "جاؤ میاں اپنا کام کرو۔ تم ادھر کیوں
آ گئے ہو؟"

ناگ کو اس کا یہ انداز برا لگا۔ مگر وہ خاموش ر
اس نے بوڑھے چینی سے کہا: "بابا! آپ اس سپیرے کے پ
کیوں بیٹھے ہیں؟" اس پر سپیرے نے غصے سے کہا: "تم جا
ہو کہ سانپ نکال کر ڈسوا دوں تمہیں؟" ناگ کو بھی غص
گیا۔ اس نے سپیرے کے سامنے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا
"اگر تمہارے پاس کوئی ایسا سانپ ہے جو مجھے ڈس سک
تو نکالو اسے۔" سپیرے نے پٹاری کھول کر سانپ ناگ
طرف اچھال دیا۔ بوڑھا چینی ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔ سانپ
ناگ کے اوپر گرا اور گرتے ہی پھنکار مار کر بولا:

"عظیم ناگ دیوتا! میں اس گستاخ کو جان سے مار دوں گا۔"

سانپ نے پھن کھول لیا۔ زبان لہرانے لگا اور سپیر
کی طرف بڑھا۔

سرہانے کے نیچے کینچلی

سپیرے نے سانپ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو فوراً بین بجانی شروع کر دی۔

ناگ نے کہا:

"تمہاری بین کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔"

سانپ نے بین کی کوئی پروا نہ کی اور اچھل کر سپیرے کی گردن سے چمٹ گیا اور پھن اٹھا کر اسے ڈسنے ہی والا تھا کہ ناگ نے کہا:

"اسے معاف کر دو۔"

سانپ وہیں رک گیا۔

ناگ نے سپیرے سے کہا:

"میں نے سانپ کو منع کر دیا ہے کہ تمہیں نہ ڈسے کیا تم کو اپنے گستاخانہ رویے پر افسوس نہیں ہو رہا؟ تمہیں مجھ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ بولو اب کیا کہتے ہو؟"

سپیرا فوراً سمجھ گیا کہ یہ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی بڑا تجربے کار سپیرا ہے۔ جھٹ ہاتھ جوڑ دیئے اور بولا:

"بھائی! مجھے معاف کر دو۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اتنے بڑے سپیرے ہو کہ سانپ بھی تمہارا حکم مانتے ہیں۔ میں آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کروں گا۔"

ناگ تو محض تماشہ کر رہا تھا۔ کہنے لگا: "اچھا تمہیں معاف کرتا ہوں۔ اب یہاں سے بھاگ جاؤ۔ نہیں تو میں سانپ کو کہہ کر تمہیں ڈسوا دوں گا۔" سپیرے نے شکر کیا کہ جان بچ گئی۔ سانپ کو پٹاری میں ڈالا اور بوڑھے چینی سے کہا،

"بابا! تم میرے ڈیرے پر آکر بات کرنا۔"

اب ناگ بوڑھے چینی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے پوچھا، "بابا! تم اس دھوکے باز کے ڈیرے پر کس لئے جا رہے تھے؟"

بوڑھے چینی نے پھر اپنے راز کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا:

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تو اس کے پاس ایک سفید سانپ دیکھنے جا رہا تھا۔ مجھے سفید سانپ دیکھنے کا بہت شوق ہے۔"

ناگ نے بوڑھے چینی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر پوچھا:

"بابا! مجھے سچ سچ بتاؤ۔ تمہیں پانچ سو سال پہلے مرے ہوئے سانپ کی کھوپڑی کس لئے چاہیئے؟"

بوڑھا چینی تو ہکا بکا سا ہو کر ناگ کا منہ تکنے لگا کہ اس نوجوان کو اس کے دل کا حال کیسے معلوم ہو گیا۔

ناگ نے کہا:

"میں جانتا ہوں تمہیں کسی ایسے سانپ کی کھوپڑی کی ضرورت ہے جس کو مرے پانچ سو سال ہو گئے ہوں۔ اس سپیرے کے پاس ایسی کوئی کھوپڑی نہیں ہے۔ یہ تم کو دھوکہ دے رہا تھا۔ مجھے سچی بات بتا دو۔ ہو سکتا ہے میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔"

بوڑھے چینی نے دیکھا کہ جب اس نوجوان نے اس کے دل کا حال کسی طریقے سے معلوم کر ہی لیا ہے تو بولا:

"بیٹا! مجھے واقعی پانچ سو برس پہلے مرے ہوئے سانپ کی کھوپڑی کی ضرورت ہے۔ میں بادشاہوں کے مقبرے کو بھی اسی لئے کھود رہا تھا۔ کیوں کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ پرانے بادشاہ اپنے ساتھ سانپوں کو بھی دفن کیا کرتے تھے۔ اس سپیرے نے مجھے کہا کہ میرے پاس ایسی کھوپڑی ڈیرے پر موجود ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر وہ مجھ سے بہت بھاری قیمت مانگ رہا تھا جو میرے پاس نہیں تھی۔"

ناگ نے کہا:

"یہ سپیرا تمہیں جھانسہ دے رہا تھا بابا۔ لیکن تم نے ابھی تک مجھے یہ نہیں بتایا کہ تمہیں ایسی کھوپڑی کس غرض کے لئے چاہیے؟ کیا تم اس پر کوئی جادو کرنا چاہتے ہو، کیا تم جادوگر ہو؟"

بوڑھا چینی چپ ہو گیا۔

ناگ نے کہا:

"بابا! تمہارے دل میں جو ہے مجھ پر ظاہر کر دو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارا راز میرے سینے میں راز بن کر رہے گا۔ میں اس کا کسی سے ذکر نہیں کروں گا۔"

بوڑھا چینی آنکھیں اٹھا کر ناگ کو تکنے لگا۔ پھر بولا:

"پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم پانچ سو سال پہلے کے سانپ کی کھوپڑی دلانے میں میری مدد کر سکو گے؟"

ناگ نے کہا:

"تم نے ابھی دیکھ لیا ہے کہ میں ایک تجربے کار سپیرا ہوں اور سانپوں پر حکم چلانا جانتا ہوں۔ میرے حکم پر سانپ پٹاری سے نکل کر سپیرے

کی گردن میں لٹک گیا تھا۔ اگر تم مجھ پر اپنے دل کا حال ظاہر کر دو تو میں تمہاری مدد کرنے کی کوشش کروں گا۔"

تب بوڑھے چینی نے کہا:

"وعدہ کرو کہ یہ بات کسی کے آگے ظاہر نہیں کرو گے۔"

ناگ نے کہا:

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک تمہاری اجازت نہیں ہو گی میں تمہارا راز کسی کے سامنے بیان نہیں کروں گا۔"

اس پر بوڑھے چینی نے آہ بھر کر کہا:

"بیٹا میں ایک عجیب مشکل میں پھنس گیا ہوں۔ میری ایک منہ بولی بیٹی نے دو لڑکیوں کی جان بچانے کی کوشش کی اور وہ ایک بدروح کے چنگل میں پھنس گئی ہے۔ مجھے ایک بدروحوں کی ماہر عورت نے بتایا ہے کہ اگر میں کسی طرح سے پانچ سو سال پہلے مرے ہوئے سانپ کی کھوپڑی لے آؤں تو وہ عورت اس پر عمل پڑھ کر میری بیٹی کو بدروح سے نجات دلا سکتی ہے۔"

ناگ بڑے غور سے بوڑھے چینی کی باتیں سن رہا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے پوچھا:

"تمہاری بیٹی اس وقت کہاں ہے؟"

بوڑھا چینی ناگ سے یہ چھپانا چاہتا تھا کہ اس کی منہ بولی بیٹی ماریا خود ایک روح ہے لیکن اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا:

"میری بیٹی خود ایک روح ہے۔ مگر وہ نیک روح ہے لیکن وہ کہا کرتی تھی کہ میں روح نہیں ہوں۔ میں زندہ ہوں مگر کوئی مجھے دیکھ نہیں سکتا۔"

ناگ جیسے اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ اس کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا:

"کیا اس کا نام ماریا ہے بابا؟"

اب بوڑھا چینی حیرت زدہ ہو کر رہ گیا۔

"بیٹا! تمہیں اس کا نام کیسے معلوم ہے؟"

ناگ نے جلدی سے پوچھا:

"کیا اس نے اپنا نام ماریا بتایا تھا؟"

بوڑھا چینی اب کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتا تھا۔ اب چھپانے کو کچھ رہا بھی نہیں تھا۔ فوراً بولا:

"ہاں بیٹا! اس نے اپنا نام ماریا بتایا تھا۔ وہ اتفاق سے مجھے مل گئی تھی۔ بڑی نیک اور

رحم دل لڑکی تھی۔ بس دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اس نے دو لڑکیوں کو ایک عذاب سے نکالا اور خود دوسرے عذاب میں پھنس گئی۔ مگر تم اسے کیسے جانتے ہو؟"

ناگ نے بوڑھے چینی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کہا:

"بابا! ماریا میری بہن ہے۔ ہماری بہن ہے۔ میرا نام ناگ ہے۔ میرے ساتھ میری ایک بہن کیٹی اور بھائی تھیوسانگ بھی ہے۔ ہم اسی کی تلاش میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اب مجھے ساری بات کھول کر بتاؤ کہ ماریا تمہیں کہاں ملی تھی اور اس کے ساتھ کیا بیتی؟"

تب بوڑھے چینی نے ناگ کو شروع سے لے کر آخر تک ساری کہانی سنا ڈالی۔

ناگ نے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا:

"بابا! کیا تمہیں یقین ہے کہ بدروحوں کو بلانے والی عورت ماریا کو اپنے عمل سے جھینگو بدروح سے نجات دلا سکے گی؟"

بوڑھا چینی بولا:

"ہاں۔ اگر اس کو ہم پانچ سو سال پہلے مرے ہوئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ کی کھوپڑی لا کر دے دیں تو مجھے یقین ہے کہ یہ عورت ماریا سے چمٹی ہوئی بدروح کو جلا کر بھسم کر دے گی۔ مگر بیٹا! کیا تم ایسے سانپ کی کھوپڑی پیدا کر سکو گے؟ یہ کام بڑا مشکل ہے۔"

ناگ مسکرایا، کہنے لگا:

"چلو بابا! بادشاہوں کے پرانے مقبرے میں چلتے ہیں۔ اگر وہاں کوئی ایسی کھوپڑی ہوئی تو خود وہاں رہنے والا کوئی سانپ ہمیں وہ کھوپڑی لا کر پیش کر دے گا۔"

بوڑھا چینی ناگ کے سانپوں کے علم سے پہلے ہی متاثر تھا اور اب اس نے ماریا کا نام لے کر یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ وہ اس کا بھائی ہے۔ چنانچہ وہ ا
ر کے ساتھ جانے پر تیار ہو گیا۔ دونوں بادشاہوں کے
نے مقبروں کے ٹیلے پر آ گئے۔

ناگ نے بوڑھے چینی سے کہا:

"تم میرے ساتھ بیٹھے رہنا۔ ابھی یہاں ایک سانپ آئے گا میں اس سے کچھ باتیں کروں گا۔ تم گھبرانا بالکل نہیں اور اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ سانپ تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔"

بوڑھا چینی خاموشی سے ناگ سے ذرا پرے ہٹ کر

زمین پر بیٹھ گیا۔ ناگ بھی وہیں بیٹھ گیا۔ پھر اس نے سانپوں کی زبان میں وہاں رہنے والے کسی بھی سانپ کو آواز دی۔ بوڑھے چینی نے دیکھا کہ ایک زرد اور سبز رنگ کی دھاریوں والا سانپ ٹیلے کی جانب سے نکل کر ناگ کے پاس آیا اور کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے تین بار ناگ کے آگے اپنا پھن جھکایا۔

ناگ نے سانپ سے پوچھا:

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس ٹیلے کے اندر بادشاہوں کے ساتھ سانپ بھی دفن ہوا کرتے تھے؟"

سانپ نے ادب سے جواب دیا:

"عظیم ناگ دیوتا! ہم نے اپنے بڑے بوڑھوں سے ایسا ہی سنا ہے۔"

ناگ نے پوچھا:

"کیا تم مقبرے کے اندر سے سانپ کی کوئی ایسی کھوپڑی لا کر دے سکتے ہو جس کو مرے پانچ سو سال گزر گئے ہوں؟"

دھاری دار سانپ بولا:

"عظیم ناگ دیوتا! ایسے کتنے ہی سانپوں کے ڈھانچے بادشاہوں کی قبروں میں ان کے ڈھانچوں کے ساتھ پڑے ہیں۔ میں ابھی ایسی کھوپڑی لا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔"

ناگ نے کہا: "جلدی لاؤ۔"

سانپ واپس ٹیلے میں چلا گیا۔ ناگ نے بوڑھے چینی کی طرف مخاطب ہو کر کہا:

"سانپ نے بتایا ہے کہ اس مقبرے میں ایسے کتنے ہی سانپوں کی کھوپڑیاں پڑی ہیں جن کو مرے پانچ سو سال ہو گئے ہیں۔"

بوڑھے چینی نے پوچھا:

"کیا سانپ کو ایسی کھوپڑی کی پہچان ہے بیٹا؟"

ناگ نے کہا:

"نہ صرف اسے پہچان ہے بلکہ مجھے بھی پہچان ہے باقی اس کا ثبوت تمہیں اس وقت مل جائے گا جب بدروحوں کو بلانے والی عورت کھوپڑی کو دیکھ کر کہے گی کہ ہاں یہ کھوپڑی ایسے ہی سانپ کی ہے جو پانچ سو برس پہلے مر گیا تھا۔"

اتنے میں دھاریدار سانپ ٹیلے کے بل میں سے آتا دکھائی دیا۔ اس نے منہ میں سفید رنگ کی سانپ کی ایک چھوٹی سی کھوپڑی پکڑ رکھی تھی۔ کھوپڑی ناگ کے سامنے رکھ کر سانپ نے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا! یہ اس سانپ کی کھوپڑی ہے جو آج سے پانچ سو برس پہلے بادشاہ کے ساتھ دفن کر دیا گیا تھا۔"

ناگ نے کھوپڑی کو اٹھا کر دیکھا۔ پھر اسے سونگھا۔ سانپ سچ کہہ رہا تھا۔ یہ واقعی پانچ سو برس پہلے کے سانپ کی کھوپڑی تھی۔ ناگ نے سانپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

"اب تم واپس جا سکتے ہو۔"

سانپ واپس چلا گیا تو بوڑھے چینی نے جلدی سے ناگ کے پاس آ کر کہا:

"ناگ بیٹا! کیا سچ مچ یہ اصلی کھوپڑی ہے؟"

ناگ مسکرایا: "بابا! اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ یہ کھوپڑی ایک ایسے سانپ کی ہے جو آج سے پانچ سو برس پہلے زندہ تھا اور جسے اس مقبرے کے ایک بادشاہ کے ساتھ دفن کیا گیا تھا۔"

ناگ نے سانپ کی کھوپڑی بوڑھے چینی کے حوالے کرتے ہوئے کہا:

"چلو بابا اب اس عورت کے پاس چلتے ہیں جو اس پر عمل کر کے ماریا کو ہمیں واپس دلا دے گا۔ مگر میں اپنے ساتھ تھیوسانگ اور کیٹی کو بھی لے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جانا چاہتا ہوں۔"

ناگ نے بوڑھے چینی کو ساتھ لیا اور سرائے میں آ گیا۔ اس نے جب کیٹی اور بھتیوسانگ کو ساری بات بتائی اور بوڑھے چینی کو ملایا تو وہ بہت خوش ہوئے کہ جولی سانگ اور عنبر کا نہیں لیکن ماریا کا تو سراغ مل گیا۔ بوڑھے چینی نے کیٹی اور بھتیوسانگ سے ہاتھ ملایا اور کہا:

"مجھے پورا یقین ہے کہ ہماری بیٹی ماریا اب ضرور بدروح کے جنگل سے نکل کر ہمارے پاس آ جائے گی۔"

اسی روز وہ گھوڑوں پر سوار ہوئے اور کاشان شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ راستہ دو تین دن کا تھا۔

ناگ کیٹی بھتیوسانگ اور بوڑھے چینی کو اسی جگہ چھوڑ دیتے ہیں اور عنبر کی طرف چلتے ہیں جو لنگڑے کپتان کو ساتھ لے کر جولی سانگ کی تلاش میں چوانگ دیوتا کے مندر کی طرف جا رہا تھا۔ عنبر نے لنگڑے کپتان کو تاکید کر دی تھی کہ اس سفر کے بارے میں پراسرار چینی کو علم نہیں ہونا چاہیے۔

جس وقت ناگ کیٹی اور بھتیوسانگ بوڑھے چینی کو لے کر کاشان شہر کی طرف چلے اس وقت عنبر اور

لنگڑا کپتان چوانگ دیوتا کے مندر کے قریب پہنچ گئے تھے۔ لنگڑے کپتان نے دُور سے مندر کے مینار کو دیکھ کر عنبر سے کہا:

"ہم مندر کے قریب نہیں جائیں گے۔ کیونکہ اگر میرے ساتھی پراسرار چینی کو پتہ چل گیا تو وہ بھی خزانے میں سے حصہ مانگے گا۔ اب تم اس چٹان کے پاس چلو جس کے نیچے خزانہ ہے۔"

عنبر کو اصل میں تو چوانگ مندر میں جانا تھا مگر لنگڑا کپتان اسے زبردستی زرد چٹان کے پاس لے جا رہا تھا۔ جس کے نیچے کوئی خزانہ نہیں تھا۔ عنبر نے ادھر اُدھر دیکھا۔ دور اسے ایک بھورے رنگ کی چٹان ابھری ہوئی نظر آئی۔ اس نے یونہی کہہ دیا۔

"وہ رہی زرد چٹان۔ خزانہ اسی کے نیچے ہو گا۔"

لنگڑا کپتان بڑا خوش ہوا۔ اس نے گھوڑے کو ایڑھ لگائی اور عنبر کے ساتھ بھوری چٹان کے پاس آ گیا۔ وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور عنبر کی طرف متوجہ ہوئے بغیر بولا:

"اب جلدی سے اس چٹان کو اپنی جگہ سے ہٹا دو۔"

عنبر جانتا تھا کہ اس چٹان کے نیچے کوئی خزانہ نہیں ہے چنانچہ اس نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس چٹان کو اپنی جگہ پر سے ہٹانے سے زبردست آواز پیدا ہو گی اور تمہارا چینی دوست یہاں آ جائیگا۔"

لنگڑا کپتان فوراً بولا:

"اگر وہ آیا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا تم۔ تم ایسا کرو کہ اس کا ایک حصہ توڑ ڈالو۔ پھر ہم اس کی کھدائی کریں گے۔"

عنبر نے کہا:

"چٹان کا ایک حصہ بھی توڑا تو آواز پیدا ہو گی بہتر یہی ہے کہ تم اسے ایک طرف سے کھودنا شروع کر دو۔"

لنگڑے کپتان نے تلوار نکال لی اور غراتے ہوئے بو

"تم مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتے عنبر۔ میں جانتا ہوں تم اکیلے ہی خزانے پر قبضہ جمانے کے خواب دیکھ رہے ہو مگر میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا چلو۔ اس چٹان کو اپنی جگہ سے ہٹاؤ۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔"

عنبر نے لنگڑے کپتان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دی اور کہا:

"کیا تم میری طاقت کو نہیں جانتے؟"

لنگڑے کپتان نے تلوار ہوا میں لہرائی اور بولا:

"میں تمہاری طاقت کی کیا پروا کرتا ہوں۔ میں تم سے زیادہ طاقت ور ہوں۔ جلدی سے چٹان ہٹاؤ۔ میں حکم دیتا ہوں۔ چینی آئے گا تو میں اس کی بھی گردن اڑا دوں گا۔"

عنبر نے سوچا کہ یہ شخص اس کا بنا بنایا کام بگاڑ رہا ہے۔ اس کو راستے سے ہٹانا ہی پڑے گا۔ اس نے آگے بڑھ کر لنگڑے کپتان کے ہاتھ سے تلوار چھیننے کی کوشش کی مگر لنگڑے کپتان نے فوراً عنبر کی گردن پر تلوار کا بھرپور وار کر دیا۔ تلوار عنبر کی گردن سے ٹکرا کر ٹوٹ گئی۔ لنگڑے کپتان نے خنجر نکال لیا۔ عنبر نے اچک کر لنگڑے کپتان کی گردن دبوچ لی۔ عنبر نے اس طرح سے گردن کو دبوچا کہ اس کی آواز نہ نکل سکے۔ تا کہ یہ آواز پُراسرار چینی تک نہ جائے۔ لنگڑے کپتان کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ عنبر نے اسے دونوں ہاتھوں سے چوہے کی طرح اوپر اٹھا لیا اور اس سے پوچھا:

"مجھے بتاؤ کہ تم جولی سانگ کے بارے میں کیا جانتے ہو؟"

لنگڑے کپتان نے کچھ کہنا چاہا ہی تھا کہ اس کی گردن کو ایک جھٹکا لگا اور اس کی گردن لٹک گئی۔ یہ عنبر کی سخت غلطی تھی کہ اس نے لنگڑے کپتان کی گردن کو سخت ہاتھ ڈالا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئی۔ گردن کی ہڈی ٹوٹ جائے تو انسان فوراً مرجاتا ہے یہی لنگڑے کپتان کے ساتھ ہوا۔ وہ عنبر کے ہاتھوں میں مُردے چوہے کی طرح لٹک رہا تھا۔ عنبر کو سخت افسوس ہوا۔ بہت ممکن تھا کہ لنگڑا کپتان اسے جولی سانگ کے بارے میں مفید باتیں بتاتا۔ مگر وہ مر گیا تھا۔ عنبر نے لنگڑے کپتان کو وہیں ایک گڑھے میں گرا کر اس کے اوپر گھاس ڈال دی۔ گھوڑوں کو جنگل میں ایک طرف بھگا دیا اور خود ایک گھوڑے پر بیٹھ کر چوانگ دیوتا کے مندر کی طرف چلا۔

وہ اب خود پُراسرار چینی سے ملنا چاہتا تھا۔ چوانگ دیوتا کا مندر ایک پتھریلی چار دیواری کے اندر تھا۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ وہاں کوئی انسان نظر نہیں آ رہا تھا۔ کوئی پجاری بھی وہاں نہیں تھا۔ عنبر نے گھوڑے کو مندر کی دیوار کے ساتھ باندھا اور خود مندر کے احاطے میں داخل ہو گیا۔ مندر کا چبوترہ سامنے تھا۔ چبوترے پر مندر کی تکونی دو منزلہ عمارت کھڑی تھی۔ یہ بہت پرانی عمارت لگتی تھی۔ باہر دو قبریں بنی ہوئی تھیں جن کے اوپر چھپکلیوں کے سروں کے بت لگے ہوئے تھے۔ مندر کی سیڑھیوں پر جگہ جگہ گھاس اُگی تھی۔ عنبر جان بوجھ کر سیڑھی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس نے آہستہ سے پُراسرار چینی کو آواز دی اور پکار کر کہا کہ وہاں کوئی ہے۔ پُراسرار چینی مندر کے تہہ خانے میں تھا

کر عنبر کی آواز کو اس نے پہچان لیا اور وہیں ٹھٹھک گیا۔ سوچنے لگا یہ یہاں کیوں آیا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ عنبر لنگڑے کپتان کا نائب کپتان ہے۔

پُراسرار چینی تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر مندر کے دروازے پر آ گیا۔ اس کی چمکیلی آنکھیں عنبر پر جمی تھیں۔ عنبر نے اسے سلام کیا اور بڑی بے تکلفی سے بولا:

"دوست! مجھے کپتان نے بھیجا ہے۔ ایک ضروری پیغام تمہارے نام ہے۔ کیا میں اندر آ جاؤں؟"

پُراسرار چینی نے کہا:

"کیا پیغام ہے؟ یہاں سناؤ اور یہیں سے واپس چلے جاؤ۔"

عنبر نے کاندھے اچکائے اور بولا:

"کیا تم مجھے پانی بھی نہیں پلاؤ گے دوست؟ میں سفر کا تھکا ہوا ہوں۔ میرا گھوڑا باہر بندھا ہے۔ اور پھر تھوڑی دیر میں کپتان بھی یہاں پہنچنے والا ہے۔"

"کپتان بھی آ رہا ہے؟" پُراسرار چینی نے حیرانی سے پوچھا:

عنبر بولا: "تم مجھے بیٹھنے کا موقع دو تو بتاؤں دوست!"

پُراسرار چینی نے عنبر کو اپنے پیچھے آنے کو کہا۔ عنبر مندر میں داخل ہو گیا۔ مندر کی چھت نیچی تھی اور دیواروں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر چھپکلیوں کے سر بنے ہوئے تھے۔ ڈیوڑھی سے نکل کر دو
ایک دالان میں آ گئے۔ یہاں ایک جانب پانی کا چھوٹا سا
حوض تھا جس میں سیاہ رنگ کا پانی بھرا ہوا تھا۔ حوض کے
پاس دو کرسیاں بچھی تھیں۔ پراسرار چینی نے عنبر کو بیٹھنے کا
اشارہ کیا۔ عنبر کرسی پر بیٹھ گیا۔ پراسرار چینی بھی بیٹھ گیا۔ اس
نے آہستہ سے تالی بجائی۔ ایک لڑکی جس نے جل پریوں
ایسا لباس پہن رکھا تھا ایک ستون کے پیچھے سے نکل
آئی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

پراسرار چینی نے کہا:

"کچھ پینے کو لاؤ ہمارے مہمان کے لئے۔"

لڑکی چلی گئی۔ عنبر ادھر ادھر تکنے لگا۔ پھر حوض کی
طرف دیکھ کر بولا:

"اس کا پانی کالا کیوں ہے دوست؟"

پراسرار چینی نے سنجیدہ آواز میں کہا:

"یہاں کی کسی شے کے بارے میں کوئی سوال نہ
کرو یہ بتاؤ کہ تم کپتان کا کیا پیغام لائے ہو
اور وہ یہاں کس لئے آ رہا ہے؟"

عنبر کچھ کہنے لگا تھا کہ لڑکی پیالیوں میں مشروب لے
کر آ گئی۔ عنبر نے پیالی اٹھا لی۔ لڑکی چلی گئی تو پراسرار
چینی نے اپنا سوال کسی قدر کرخت آواز میں دہرایا:

"تم بتاتے کیوں نہیں کہ اس لنگڑے کپتان نے
تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے اور وہ خود کیوں
آ رہا ہے؟"

عنبر نے کہا:

"بات یہ ہے کہ وہ تمہارے مندر کے لئے
چار بڑی ہی خوبصورت لڑکیاں لے کر آ رہا ہے۔
یہ چاروں لڑکیاں ملک ملندا کے راجہ کی راجکماریاں
ہیں اور ایک ڈاکو انہیں اغوا کر کے لایا تھا۔
کپتان نے انہیں تمہارے لئے خرید لیا اور اب
وہ انہیں لے کر تمہارے پاس آ رہا ہے۔"

پراسرار چینی نے پوچھا:

"وہ راستے میں کہاں رہ گیا ہے؟ تم پہلے کیوں
آ گئے ہو؟"

عنبر نے فوراً کہا:

"میں پہلے تمہیں اطلاع دینے آیا ہوں۔ وہ چاروں
لڑکیوں کو گھوڑوں پر بٹھائے آرام آرام سے لے کر
آ رہا ہے۔"

پراسرار چینی کے چہرے پر ایک چمک سی آ گئی تھی
کو عنبر نے صاف دیکھ لیا تھا۔ وہ بولا:

"ٹھیک ہے۔ تم کوٹھڑی میں چل کر آرام کرو میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کپتان کا انتظار کرتا ہوں۔"

پراسرار چینی نے ایک بار پھر تالی بجائی۔ وہی جل پری کے لباس والی خوبصورت لڑکی ستون کے پیچھے سے نکل کر آ گئی۔ پُراسرار چینی نے ایک خاص اشارہ کیا۔ لڑکی نے سر جھکا دیا۔

پُراسرار چینی نے عنبر سے کہا:

"اس کے ساتھ جاؤ۔ یہ تمہیں تمہارے کمرے میں پہنچا دے گی۔"

جل پری کے لباس والی لڑکی عنبر کو لے کر ایک روشن برآمدے میں سے گذرتی ہوئی ایک کوٹھڑی لے آئی۔ کوٹھڑی میں اندھیرا تھا۔ لڑکی نے موم بتی رو... کر دی۔ عنبر نے دیکھا کہ دیوار کے ساتھ ایک پلنگ ... ہے۔ سامنے دو کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ دیوار پر ایک ... کا سر لٹک رہا ہے۔ لڑکی جانے لگی تو عنبر نے ا... سے پوچھا:

"یہ چھپکلی کا سر یہاں کیوں لٹکا رکھا ہے؟ اسے یہاں سے لے جاؤ۔"

لڑکی کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا۔ اس نے دو... ہاتھ اپنے کانوں پر لگائے اور تیزی سے بھاگ گئی۔ ... نے دروازہ بند کر دیا۔ کرسی پر کھڑے ہو کر دیوار ...

چھپکلی کے سر کو دیکھا۔ یہ پتھر کی چھپکلی تھی مگر بالکل اصلی لگ رہی تھی۔ یہاں ضرور چھپکلی کا کوئی چکر تھا۔ مندر کے باہر بھی قبروں پر چھپکلی کے سر لگے تھے۔ عنبر نے ایک بار پھر وہاں جول سانگ کی خوشبو سونگھنے کی کوشش کی مگر اسے جول سانگ کی خوشبو کہیں سے نہ آئی۔ عنبر خاموش ہو کر پلنگ پر بیٹھ گیا۔ پھر لیٹ کر سوچنے لگا کہ اگر پُراسرار چینی کو لنگڑے کپتان کی لاش مل گئی تو کام خراب نہ ہو جائے کہیں۔ یہی سوچتے سوچتے کافی وقت گذر گیا۔

پھر پراسرار چینی اندر آ گیا۔ وہ غصّے میں تھا۔ بولا:

"وہ کپتان کا بچّہ ابھی تک کیوں نہیں آیا؟ کہیں تمہاری یہ کوئی سازش تو نہیں ہے؟"

عنبر اٹھ کر بیٹھ گیا اور بڑی معصومیت سے بولا:

"دوست! میں تمہارے خلاف بھلا کیا سازش کر سکتا ہوں اور مجھے ضرورت بھی کیا ہے۔ میں تو کپتان کے ساتھ ہی بندرگاہ سے چلا تھا۔ لڑکیاں بھی ہمارے ساتھ تھیں۔ راستے میں ذرا دیر ہو گئی ہو گی۔ تھوڑا انتظار کرو۔ ابھی آ جائے گا۔"

پُراسرار چینی غصّے میں کندھے جھاڑتا باہر نکل گیا۔ اب عنبر کو فکر ہوئی ظاہر ہے کپتان تو وہاں آنے والا نہیں تھا عنبر کو اب جو کچھ بھی کرنا تھا جلدی کرنا تھا۔ اصل میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ رات ہونے کا انتظار کرنا چاہتا تھا۔ مگر پُراسرار چینی اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔ جب رات ہو گئی اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ تو عنبر چپکے سے کوٹھڑی سے نکلا اور مندر کے اس دالان کی طرف چلنے لگا جدھر چھپکلی کا بڑا بُت رکھا تھا۔ وہ پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا۔ ابھی وہ دالان کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اسے پراسرار چینی کی آواز سنائی دی۔ وہ کسی عورت سے باتیں کر رہا تھا۔

عنبر کھسکتا ہوا بڑے ستون کے پیچھے آگیا اور ذرا سی گردن نکال کر دالان کی طرف دیکھا۔ پراسرار چینی ایک جل پری کے لباس والی عورت سے باتیں کر رہا تھا۔ ان کے درمیان طاق میں موم بتی جل رہی تھی۔

پُراسرار چینی کہہ رہا تھا:

"مجھے اس نائب کپتان عنبر پر شک ہے۔ یہ ضرور جوُلی سانگ کی ٹوہ میں یہاں آیا ہے۔ کپتان کا اس نے بہانا بنایا ہے۔ اگر لنگڑا کپتان اس کے ساتھ تھا تو وہ ابھی تک یہاں پہنچا کیوں نہیں؟"

جل پری کے لباس والی عورت نے کہا:

"تم اسے اپنے راستے سے ہٹا کیوں نہیں دیتے؟ اس کے سرہانے کے نیچے کالے سانپ کی کینچلی چھپا دو۔ کالا سانپ اپنے آپ آکر اسے ڈس کر ہلاک کر دے گا اور ہمارا پیچھا چھوٹ جائے گا۔"

پُراسرار چینی بولا:

"یہ تم نے ٹھیک کہا۔ میں ابھی جا کر عنبر کے سرہانے کے نیچے کینچلی چھپا دیتا ہوں۔ میرا خیال ہے وہ سو رہا ہو گا۔"

یہ کہہ کر پُراسرار چینی دوسری کوٹھڑی میں کالے سانپ کی کینچلی لینے چلا گیا۔ عنبر وہیں سے واپس مڑا اور پنجوں کے بل تیز تیز چل کر اپنی کوٹھڑی میں آیا اور بستر پر لیٹ کر آہستہ آہستہ خراٹے لینے لگا۔ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ میں گہری نیند سو رہا ہوں۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی سانگ ڈبی میں

کوٹھڑی کا دروازہ کھلا اور پراسرار چینی اندر داخل ہوا۔ عنبر نے زور زور سے خراٹے لینے شروع کر دیے۔ پراسرار چینی نے اپنی جیب سے کالے سانپ کی کینچلی نکالی اور عنبر کے سرہانے کے نیچے رکھ دی۔ کینچلی رکھ کر پراسرار چینی عنبر کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور جلدی سے باہر نکل گیا۔ یہ کینچلی ایک کالے سانپ کی تھی جو اس علاقے کا سب سے زہریلا سانپ تھا۔ اس کے کاٹنے سے انسان فوراً مر جاتا تھا مگر اس کے جسم پر نہ تو چھالے پڑتے تھے اور نہ خون جاری ہوتا تھا۔ لوگ یہی سمجھتے کہ اس شخص کا دل اچانک دھڑکنا بند ہو گیا ہے جس کی وجہ سے مر گیا ہے۔

عنبر اصل میں اس سانپ سے ملاقات کرنا چاہتا تھا جو اسے ڈسنے کے لئے آ رہا تھا۔ یہ کالا سانپ اسی مندر کی ایک اندھیری کوٹھڑی کے بل میں رہتا تھا۔ پہلے اس کی کینچلی پراسرار چینی نے ایک بوتل میں بند کر کے رکھی ہوئی تھی جس

کی بو باہر نہیں نکلتی تھی۔ سانپ کو اپنی کینچلی بڑی عزیز ہوتی ہے۔ اگر اس کی کینچلی اس کے سامنے سے کوئی اٹھا کر لے جائے تو سانپ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ جب پراسرار چینی نے کینچلی بوتل سے نکال کر عنبر کے سرہانے کے نیچے رکھی تو اس کی بو کالے ناگ تک فوراً پہنچ گئی۔ وہ غصے میں پھنکارتا ہوا اپنے بل سے باہر نکل کر عنبر کی کوٹھڑی کی طرف چلا۔ پراسرار چینی نے کوٹھڑی کا دروازہ تھوڑا سا کھول دیا تھا اور خود جل پری کے لباس والی عورت کے پاس جا کر عنبر کی موت کا انتظار کرنے لگا تھا۔ سانپ پھنکارتا ہوا عنبر کی کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ اس کی کینچلی کی بو عنبر کے سرہانے سے آ رہی تھی۔ کالا سانپ پھنکارتا غصے میں لہراتا تیزی سے عنبر کے پاس آیا اور آتے ہی اسے ڈس دیا۔ ڈستے ہوئے کالے سانپ نے محسوس کیا کہ جس آدمی کو اس نے ڈسا ہے اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی ہے۔ کالا سانپ چکر میں پڑ گیا کہ یہ شخص کون ہے؟ وہ ناگ دیوتا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ ناگ دیوتا کی خوشبو تو دور دور تک جاتی ہے۔ اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی خوشبو آ رہی تھی۔ اس دوران عنبر نے بھی آنکھیں کھول دی تھیں۔ اس نے کالے سانپ کی طرف دیکھا۔ کالا سانپ پھن اٹھائے عنبر کے منہ کے بالکل اوپر جھکا ہوا اسے غور سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھ رہا تھا۔ عنبر نے کہا:

"تم نے ناگ دیوتا کے بھائی کو کاٹا ہے۔ تمہیں ناگ دیوتا اس کی سزا دے گا۔"

کالے سانپ نے اس آدمی یعنی عنبر کو سانپوں کی زبان میں بات کرتے سنا تو سمجھ گیا کہ معاملہ گڑبڑ ہے اور آدمی واقعی ناگ دیوتا کا بھائی ہے۔

فوراً پھن کو سکیڑا اور ادب سے معذرت کرتے ہوئے بولا: "عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! مجھ سے بھول ہوگئی ہے میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم ناگ دیوتا کے بھائی ہو۔"

عنبر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا:

"چلو میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ مگر یہ بتاؤ کہ اس مندر میں کیا ہوتا ہے اور کیا تم نے ایک ایسی عورت یہاں دیکھی ہے جس کی آنکھیں ذرا ذرا نیلی ہوں اور جس کو یہاں اغوا کر کے لایا گیا ہو؟

کالا سانپ کچھ سوچ کر بولا:

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! میں نے ایسی کسی عورت کو نہیں دیکھا۔ مگر اتنا جانتا ہوں کہ اس مندر کے ایک مینار کی بارہ دری میں ایک پتھر ہے جس میں کسی عورت کی مورت لگی ہے۔ یہ چینی اور اس کی

جل پری بیوی روز آدھی رات کو اس مورت کو جا کر آگ دکھاتے ہیں۔ مورت کے اندر سے عورت کی چیخوں کی آواز آتی ہے۔ یہ کوئی منتر اس سے معلوم کرنا چاہتے ہیں جس کا یہ عمل کر رہے ہیں۔"

عنبر حیرانی سے یہ سب کچھ سنتا رہا۔ اس نے کہا:

"مجھے یہ بتاؤ کیا تم ان دونوں کو ڈس کر ہلاک کر سکتے ہو؟"

کالے سانپ نے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! یہ کام میں نہیں کر سکتا۔ کوئی سانپ بھی سوائے ناگ دیوتا کے انہیں ہلاک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ انہوں نے ایک ایسا تریاق پی رکھا ہے کہ ان پر کسی زہر کا اثر نہیں ہوتا۔"

عنبر نے کہا:

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔"

کالا سانپ ادب سے سلام کر کے چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی عنبر اس طرح لیٹ گیا کہ اس نے اپنا سانس روک لیا اور دل کی دھڑکن کی رفتار اتنی مدھم کر لی کہ کسی کو یہ دھڑکن محسوس نہیں ہو سکتی تھی۔ کچھ دیر کے بعد پُراسرار چینی اور جل پری عورت اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے آتے ہی موم بتی روشن کی اور جھک کر عنبر کو دیکھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پُراسرار چینی نے مسکرا کر کہا:

"مر گیا ہے۔ چلو اب اسے گڑھے میں پھینک دیتے ہیں یہ ہمارا دشمن تھا جو دوست کا بھیس بدل کر یہاں آیا تھا۔"

انہوں نے عنبر کو اٹھایا اور مندر کے بڑے صحن عقب میں جو گہرا گڑھا تھا اس میں لا کر پھینک دیا۔ وقت رات آدھی گذر چکی تھی۔ جب پراسرار چینی جل پری عورت چلے گئے تو عنبر اٹھ کر گڑھے سے نکل آیا۔ اسے معلوم تھا کہ مندر کا پرانا مینار کونے ہے اور اس کے اوپر بارہ دری بھی ہے۔ وہ اندھ میں چلتا مینار کی تاریک سیڑھیاں چڑھتا اوپر بارہ در میں آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک گول پتھر بارہ دری بیچ میں پڑا ہے۔ اب جو عنبر نے جھک کر دیکھا تو وہ تڑپ کر رہ گیا۔ کیوں کہ پتھر میں جولی سانگ کی لگی تھی۔ یہ تصویر تانبے کے ایک میڈل پر بنی ہوئی جو پتھر میں چپکا دیا گیا تھا۔ بار بار آگ دکھانے سے جو سانگ کی کھدی ہوئی تصویر کالی پڑ گئی تھی۔ عنبر نے جو سانگ کو آہستہ سے آواز دی مگر اس نے کوئی جوا نہ دیا۔

اتنے میں مینار کی سیڑھیوں میں انسانی قدموں کی آ

سنائی دی۔ پراسرار چینی جل پری کے ساتھ ہاتھ میں جلتی ہوئی مشعل لئے اوپر آ رہا تھا۔ عنبر جلدی سے بارہ دری کے ایک ستون کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ پُراسرار چینی اور جل پری عورت بارہ دری میں آ گئے۔ پراسرار چینی کے ہاتھ میں جلتی ہوئی مشعل تھی۔ اس نے جولی سانگ کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا:

"تمہیں وہ اشلوک بتانا ہی ہو گا جس کی مجھے تلاش ہے۔ میں اگنی منتر پڑھنے لگا ہوں۔"

اور پراسرار چینی نے عجیب زبان کا ایک منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر منتر پڑھنے کے بعد اس نے مشعل کا شعلہ جولی سانگ کے چہرے کے آگے کر دیا۔ عنبر کو جولی سانگ کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ اس سے ضبط نہیں ہو رہا تھا۔ وہ ستون کے پیچھے سے نکل کر پراسرار چینی کی گردن توڑنے ہی والا تھا کہ اچانک اسے خیال آ گیا کہ اگر یہ چینی بھی مار دیا گیا تو وہ جولی سانگ کو شاید کبھی پتھر میں سے نکال کر زندہ نہ کر سکے گا۔ صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔ پراسرار چینی منتر پڑھتے ہوئے تھوڑی دیر بعد جولی سانگ کے چہرے کے آگے مشعل کا شعلہ کر دیتا جس سے اس کی چیخ بلند ہوتی۔ عنبر بڑی مشکل سے ضبط کئے خاموش چھپا رہا۔ جب پراسرار چینی نے عمل ختم کر دیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو جل پری عورت سے بولا:

"میں جاتا ہوں۔ تم اس عورت کے سامنے بیٹھ کر اپنا منتر شروع کرو۔ یہ ہماری آخری رات ہے۔ صبح جولی سانگ پتھر سے نکل کر ہمارے سامنے آ جائے گی اور ہمیں وہ خفیہ اشلوک بتا دے گی جس کی مدد سے ہم زمین کے نیچے چھپے ہوئے خزانے کو آسانی سے دیکھ سکیں گے۔"

پراسرار چینی چلا گیا۔ اس کی جگہ اب جل پری عورت نے منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ عنبر یہ سوچ کر وہیں بیٹھا رہا کہ صبح کو جولی سانگ پتھر سے باہر نکل آئے گی تو وہ اسے ساتھ لے کر یہاں سے فرار ہو جائے گا، کیونکہ وہ خود اسے پتھر سے نکال نہیں سکتا تھا۔ رات ڈھلنے لگی تھی۔ دن نکلنے میں زیادہ دیر نہیں رہی تھی۔ جل پری عورت منتر پڑھے جا رہی تھی۔ اتنے میں پراسرار چینی بھی وہاں آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خنجر تھا۔ اسے دیکھ کر جل پری عورت نے منتروں کا جاپ بند کر دیا اور بولی:

"عمل پورا ہو گیا ہے۔ اب اگر ہمارا عمل درست تھا تو یہ پراسرار خلائی لڑکی سورج دیوتا کی پہلی کرن کے ساتھ ہی پتھر سے باہر آ جائے گی اور ہمیں وہ اشلوک بتا دے گی جس کے لئے ہم نے یہ سارا

جتن کیا ہے۔"

پراسرار چینی مسکرا کر بولا:

"کیوں نہیں بتائے گی؟ ہمارا عمل شروع سے آخر تک درست رہا ہے۔"

عنبر بارہ دری کے ستون کے پیچھے چھپ کر بیٹھا تھا۔ پھر سورج کی پہلی کرن طلوع ہوئی تو پراسرار چینی نے جولی سانگ کی پتھر کی مورت کی طرف دیکھ کر کہا:

"اب ہمیں وہ اشلوک بتا جس کی مدد سے انسان زمین کی تہوں میں چھپے ہوئے خزانے کو دیکھ سکے۔ بول۔ تو اب ہمیں یہ اشلوک بتانے کی پابند ہے۔ پتھر سے نکل اور میرے حکم کو پورا کر۔ میں نے تیرا عمل کیا ہے۔"

پھر عنبر نے چھپ کر دیکھا کہ پتھر میں سے اچانک جولی سانگ نکل کر سامنے آن کھڑی ہوئی۔ تعجب کی بات یہ تھی کہ عنبر کو جولی سانگ کی خوشبو بالکل نہیں آ رہی تھی۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ جولی سانگ پر اس وقت طلسم کا اثر تھا۔ اس نے نیم خواب مردانہ آواز میں کہا:

"تیرا عمل ابھی پورا نہیں ہوا۔ تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ میں تیرے عمل سے مجبور ہوں۔"

پراسرار چینی نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بول میرا عمل کس طریقے سے پورا ہو گا؟"

عنبر حیران تھا کہ جولی سانگ کی آواز مردانہ کیسے ہو گئی ہے۔

جولی سانگ نے کہا:

"تیرے پاس جو سانپ کی کینچلی کی لکڑی کی ڈبی ہے۔ مجھے اس میں بند کر کے اس پتھر کے پاس رکھ دے شام کو آ کر مجھ پر اپنا منتر پھر پڑھنا۔ تیرا عمل پورا ہو جائے گا۔"

پراسرار چینی نے کہا:

"ٹھیک ہے۔ تو چھوٹی ہو جا۔ میں تجھے ڈبی میں بند کر کے یہاں رکھے دیتا ہوں۔"

عنبر ستون کے پیچھے سے دیکھ رہا تھا۔ جولی سانگ ایک دم چھوٹی ہو گئی۔ وہ انگوٹھی کے نگینے جتنی چھوٹی ہو گئی تھی۔ پُراسرار چینی نے جیب سے لکڑی کی چھوٹی سی گول ڈبی نکالی اور جولی سانگ کو اٹھا کر اس میں بند کر کے ڈبی پتھر کے پاس ہی رکھ دی۔ پھر جل پری عورت کی طرف دیکھ کر بولا:

"شام کو آئیں گے۔ تب یہ جولی سانگ ہمیں وہ اشلوک بتا دے گی۔ آؤ اب چلتے ہیں۔"

دونوں سیڑھیاں اتر کر مینار سے چلے گئے۔ ان کے جا

فوراً بعد عنبر ستون کے پیچھے سے نکل آیا۔ اس نے ڈبی اٹھا لی۔ اسے کھول کر جولی سانگ کو غور سے دیکھا۔ جولی سانگ ایک بٹن جتنی بن گئی تھی اور آنکھیں بند کئے جیسے بے ہوش پڑی تھی۔ عنبر نے اسے آہستہ سے آواز دی۔ مگر جولی سانگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ عنبر نے ڈبی اپنی جیب میں رکھ لی اور مینار سے نیچے اتر آیا۔ اب وہ وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔ جونہی وہ مندر سے باہر نکلنے لگا۔ ایک دم سامنے جل پری آ گئی۔ جل پری نے عنبر کو زندہ دیکھا تو چیخ مار کر دوڑی۔ پراسرار چینی اس کی چیخ کی آواز سن کر کمرے سے نکل آیا۔ سامنے عنبر کو زندہ حالت میں دیکھا تو وہ بھی ہکا بکا ہو کر رہ گیا۔ عنبر نے مسکرا کر کہا:

"میں جانتا ہوں تم حیران کیوں ہو؟ مگر میں تمہاری حیرانی دور کئے دیتا ہوں۔ میں مرا نہیں زندہ ہوں۔"

پُراسرار چینی نے جیب سے خنجر نکال لیا۔ عنبر نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا اور اسے گردن سے پکڑ کر اٹھا لیا۔ پراسرار چینی اس کے ہاتھ میں چوہے کی طرح لٹک رہا تھا۔ جل پری بھاگنے لگی تو عنبر نے اسے بھی بالوں سے پکڑ کر اٹھا لیا اور دونوں کو اسی طرح لٹکائے ہوئے کمرے میں لے آیا۔ کمرے میں لاتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی اس نے دونوں کو فرش پر رکھ دیا اور بولا:

"میں تم سے جو پوچھوں مجھے سچ سچ بتا دینا۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو میری طاقت سے تم اچھی طرح آگاہ ہو چکے ہو۔ میں تم میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

پُراسرار چینی اور جل پری عورت ڈرے ہوئے بیٹھے تھے۔ عنبر نے جیب سے جولی سانگ کی ڈبی نکال کر سامنے رکھ دی اور بولا:

"مجھے بتاؤ جولی سانگ پر سے اس طلسم کا اثر کس طرح سے ضائع ہو گا؟"

پُراسرار چینی نے ہاتھ جوڑ کر کہا:

"میں جادوگر سامری کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کے طلسم کے توڑ کا مجھے علم نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا طلسم ہے کہ جس کا توڑ اس دنیا میں کوئی نہیں جانتا۔"

جل پری نے کہا:

"تم شام تک انتظار کرو۔ جولی سانگ شام کو باہر آ جائے گی ڈبی سے۔ پھر تم اس سے پوچھ لینا کہ وہ جادو کے اثر سے کیسے باہر نکل سکتی ہے۔"

اتنے میں پھنکار کی آواز کے ساتھ کالا سانپ کوٹھڑی میں آ گیا۔ اسے دیکھ کر پُراسرار چینی اور جل پری عورت چونکے کہ یہ کیسے آ گیا ہے۔

سانپ نے عنبر سے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی۔ جولی سانگ کو اب ڈبی سے باہر نہ نکالنا۔ یہ دونوں تم سے دھوکہ کر رہے ہیں۔ اگر تم نے ڈبی کھول دی اور شام کو جولی سانگ اس سے باہر آ گئی تو پھر وہ ساری زندگی اپنی اصلی حالت میں واپس نہیں جا سکے گی اور ایک بھوت بن کر تم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بچھڑ جائے گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ جولی سانگ کو ڈبی میں بند ہی رکھو اور کسی درویش سے اس کے جادو کا توڑ معلوم کرو۔"

پُراسرار چینی اور جل پری عورت تو سانپ کی آواز نہیں سن سکتے تھے۔ مگر وہ دیکھ رہے تھے کہ کالا سانپ پھن اٹھائے عنبر کے سامنے کھڑا ہے اور عنبر اس کی طرف غور سے دیکھ رہا ہے۔

عنبر نے کہا:

"ٹھیک ہے میرے دوست! میں تمہارے کہنے پر عمل کروں گا۔ تمہاری اس اطلاع کا بہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہت شکریہ۔"

اس کے بعد عنبر نے پراسرار چینی سے کہا:

"تمہاری مکار ساتھی جل پری نے مجھے جو کچھ کہا ہے میں اس پر عمل نہیں کروں گا۔ کیوں کہ مجھے اس کی نیت کے بارے میں سانپ نے سب کچھ بتا دیا ہے۔"

پُراسرار چینی اور جل پری عورت ایک دم پریشان ہو گئے۔ پراسرار چینی نے کہا:

"میں نے کوئی ظلم نہیں کیا۔"

عنبر نے غصّے میں کہا:

"اس کا اعلان تو رات جولی سانگ نے خود کیا تھا کہ تم نے اسے بے حد تکلیف پہنچائی ہے۔ میرے کانوں میں ابھی تک جولی سانگ کی چیخوں کی آوازیں گونج رہی ہیں۔"

اس پر پراسرار چینی نے عنبر کو ڈرانے کی کوشش کی اور کہا:

"یاد رکھ اگر تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تو میں سامری جادوگر کا ایک ایسا طلسم پھونکوں گا کہ تو بھسم ہو کر رہ جائے گا۔"

عنبر نے کہا:

"میں چاہے بھسم ہو جاؤں مگر تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ تم انسانیت کے دشمن ہو۔ تم اگر زندہ رہے تو ضرور کسی دوسری لڑکی کو پکڑ کر یہاں لے آؤ گے اور اس پر ظلم کرنا شروع کر دو گے۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

پراسرار چینی اور جل پری باہر کو بھاگے۔ عنبر نے لپک کر ان کو گردنوں سے پکڑ لیا اور مندر کے صحن میں اس جگہ لے آیا جہاں کالے پانی کا بھرا ہوا حوض تھا۔ عنبر نے دونوں کے پاؤں کے ساتھ بھاری پتھر باندھے اور انہیں حوض میں گرا دیا۔ حوض کافی گہرا تھا۔ دونوں ظالم انسان حوض کے سیاہ پانی میں ڈوب گئے۔ تھوڑی دیر تک حوض کی سطح پر بلبلے اٹھتے رہے پھر پانی کی سطح ساکن ہو گئی۔

کالا سانپ عنبر کے ساتھ ہی تھا۔ عنبر کہنے لگا:

"میں اب جولی سانگ کو لے کر یہاں سے چلتا ہوں۔ مجھے ابھی نہ صرف یہ کہ جولی سانگ کے طلسم کو توڑنا ہے بلکہ اپنے بہن بھائیوں ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کو بھی تلاش کرنا ہے۔"

کالے سانپ نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہت شکریہ۔"

اس کے بعد عنبر نے پراسرار چینی سے کہا:

"تمہاری مکار ساتھی جل پری نے مجھے جو کچھ کہا ہے میں اس پر عمل نہیں کروں گا۔ کیوں کہ مجھے اس کی نیت کے بارے میں سانپ نے سب کچھ بتا دیا ہے۔"

پُراسرار چینی اور جل پری عورت ایک دم پریشان ہو گئے۔ پراسرار چینی نے کہا:

"مَیں نے کوئی ظلم نہیں کیا۔"

عنبر نے غصّے میں کہا:

"اس کا اعلان تو رات جولی سانگ نے خود کیا تھا کہ تم نے اسے بے حد تکلیف پہنچائی ہے۔ میرے کانوں میں ابھی تک جولی سانگ کی چیخوں کی آوازیں گونج رہی ہیں۔"

اس پر پراسرار چینی نے عنبر کو ڈرانے کی کوشش کی اور کہا:

"یاد رکھ اگر تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تو میں سامری جادوگر کا ایک ایسا طلسم پھونکوں گا کہ تو بھسم ہو کر رہ جائے گا۔"

عنبر نے کہا:

"میں چاہے بھسم ہو جاؤں مگر تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ تم انسانیت کے دشمن ہو۔ تم اگر زندہ رہے تو ضرور کسی دوسری لڑکی کو پکڑ کر یہاں لے آؤ گے اور اس پر ظلم کرنا شروع کر دو گے۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

پراسرار چینی اور جل پری باہر کو بھاگے۔ عنبر نے لپک کر ان کو گردنوں سے پکڑ لیا اور مندر کے صحن میں اس جگہ لے آیا جہاں کالے پانی کا بھرا ہوا حوض تھا۔ عنبر نے دونوں کے پاؤں کے ساتھ بھاری پتھر باندھے اور انہیں حوض میں گرا دیا۔ حوض کافی گہرا تھا۔ دونوں ظالم انسان حوض کے سیاہ پانی میں ڈوب گئے۔ تھوڑی دیر تک حوض کی سطح پر بلبلے اٹھتے رہے پھر پانی کی سطح ساکن ہو گئی۔

کالا سانپ عنبر کے ساتھ ہی تھا۔ عنبر کہنے لگا:

"میں اب جولی سانگ کو لے کر یہاں سے چلتا ہوں۔ مجھے ابھی نہ صرف یہ کہ جولی سانگ کے طلسم کو توڑنا ہے بلکہ اپنے بہن بھائیوں ناگ، ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کو بھی تلاش کرنا ہے۔"

کالے سانپ نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرا ایک مشورہ ہے۔ میں نے سن رکھا ہے کہ یہاں سے دُور چین کے شہر کیتھے میں ایک پرانا قبرستان ہے۔ اس قبرستان میں رات کے پچھلے پہر ایسا ہوتا ہے کہ آسمان سے فرشتے مُردوں کے لئے ٹھنڈا شربت لے کر آتے ہیں۔ سارے مُردے اپنی اپنی قبروں سے نکل کر ٹھنڈے شربت سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا مردہ ہو کہ جس کے کسی گناہ کی وجہ سے فرشتے اسے ٹھنڈا شربت نہ دیں تو تم اس کے سوال کو پورا کر دینا ممکن ہے وہ سوال پورا ہو جانے کے بعد تمہیں اس طلسم کا توڑ بتا دے اور جولی سانگ پھر سے زندہ انسانی حالت میں آ جائے۔"

عنبر نے کالے سانپ کا شکریہ ادا کیا اور شہر کیتھے کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت ماریا جھنگو بدروح کی شکل میں غیبی حالت میں چین کے دور دراز علاقوں کے قبرستانوں اور شمشانوں میں منڈلا رہی تھی۔ جب کہ کیٹی تھیوسانگ اور ناگ بوڑھے چینی کے ساتھ پانچ سو برس پرانے سانپ کی کھوپڑی لئے کاشان کی بوڑھی عورت کی طرف جا رہے تھے تا کہ وہ سانپ کی کھوپڑی کی مدد سے انہیں ماریا سے ملا سکیں۔ اور ماریا کو جھنگو

بدروح سے نجات مل سکے۔ عنبر کی جیب میں لکڑی کی ڈبی تھی جس میں جولی سانگ بند تھی۔ اور عنبر کیتھے شہر کے پرانے قبرستان کی طرف جا رہا تھا۔ ہم عنبر کو راستے میں چھوڑتے ہیں اور واپس ناگ کیٹی، بوڑھے چینی اور تھیوسانگ کی طرف چلتے ہیں۔ یہ لوگ پانچ سو برس پہلے کے مُردہ سانپ کی کھوپڑی لے کر کاشان شہر کی بوڑھی عورت کے پاس پہنچ گئے۔ بوڑھی عورت کو سانپ کی پانچ سو برس پرانی کھوپڑی دے کر بوڑھے چینی نے کہا:

"یہ لو۔ میں تمہارے لئے سانپ کی کھوپڑی لے آیا ہوں۔ یہ پانچ سو برس پہلے مرے ہوئے سانپ کی کھوپڑی ہے۔ اب تم اس پر عمل کر کے ہماری بیٹی ماریا کو جھنگو کی بدروح سے نجات دلاؤ۔"

بوڑھی عورت نے ناگ، کیٹی اور تھیوسانگ کی طرف دیکھ کر پوچھا:

"یہ لوگ کون ہیں؟"

بوڑھے چینی نے کہا:

"یہ ماریا کے بہن بھائی ہیں۔ ان کی مدد سے ہی مجھے پانچ سو برس پرانے سانپ کی کھوپڑی ملی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھی چینی عورت نے کیٹی، ناگ اور تھیوسانگ کو غور سے دیکھا۔ پھر بولی:

"سانپ کی کھوپڑی واقعی پانچ سو سال پہلے مرے ہوئے سانپ کی ہے۔ مگر یہ تمہیں ان تینوں میں سے کس نے لا کر دی تھی؟"

بوڑھے چینی نے ناگ کی طرف اشارہ کیا اور بولا:

"یہ کھوپڑی مجھے ماریا کے اس بھائی ناگ نے لا کر دی ہے۔"

بوڑھی عورت نے ناگ کے چہرے پر اپنی نظریں جما دیں اور بولی:

"کیا تم سانپوں کے علم سے واقف ہو؟"

ناگ نے کہا:

"ہاں اماں! میں نے سانپوں کا علم افریقہ کے ایک پرانے سپیرے سے سیکھا تھا۔ میں کھنڈروں میں کسی بھی سانپ کی کھوپڑی کو دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ وہ کتنی پرانی ہے۔"

بوڑھی عورت نے مسکرا کر کہا:

"حیرانی کی بات ہے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ تم پانچ سو سال پہلے کے سانپ کی کھوپڑی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔"

کیٹی نے کہا:

"اب جلدی سے اس کھوپڑی پر عمل پڑھو تاکہ ہماری بہن ماریا مصیبت سے چھوٹ کر واپس ہمارے پاس آ سکے۔"

بوڑھی عورت نے طنزیہ انداز میں کہا:

"یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنا تم سمجھ رہی ہو دُنیا کی کوئی طاقت ماریا کو جھگو کی بدروح سے نہیں چھڑا سکتی لیکن میں کوشش کر کے دیکھ لیتی ہوں۔"

بوڑھی چینی عورت نے سانپ کی کھوپڑی کو ایک پیالے میں رکھ دیا۔ سامنے ایک موم بتی جلا دی اور اس کے اوپر کوئی سفوف ڈالا تو وہاں سفید سفید دھواں اٹھنے لگا۔ دھوئیں کی سفید لکیر موم بتی کی لَو سے اُٹھ کر اوپر چھت کی طرف جا رہی تھی اور بوڑھی عورت کوئی منتر پڑھے جاری تھی۔ کیٹی، بوڑھا چینی تھیوسانگ اور ناگ خاموش ایک طرف ہو کر بیٹھے یہ سارا کھیل دیکھ رہے تھے۔ کیٹی کو یقین تھا کہ یہ بوڑھی چینی عورت ماریا کو ان کے پاس ضرور لے آئے گی۔ کافی دیر تک بوڑھی عورت منتر پڑھ کر سانپ کی کھوپڑی پر پھونکیں مارتی رہی۔ پھر وہ چپ ہو گئی۔ رومال سے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پونچھا اور بوڑھے چینی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف دیکھ کر بولی:

"جھینگو کی بدروح بڑی طاقتور ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہے ماریا کو اس نے اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے مگر میں نے کھوپڑی پر عمل پورا کر دیا ہے۔ تم اس کھوپڑی کو لے کر چین کی سب سے لمبی دیوار ——— دیوار چین کے ساتویں دروازے کی ڈیوڑھی میں پہنچو۔ اس ڈیوڑھی میں ایک چینی عورت کا ہزاروں برس پرانا بُت رکھا ہے۔ اس بُت کے سامنے زمین کھود کر سانپ کی اس کھوپڑی کو دبا دو۔ ساتویں روز وہاں رات کے وقت جانا تمہیں ماریا وہاں مل جائے گی۔"

ناگ کیٹی تھیوسانگ اور بوڑھے چینی نے عورت کا شکریہ ادا کیا اور سانپ کی کھوپڑی لے کر دیوار چین کی طرف روانہ ہو گئے۔ دیوار چین، چین کے پہاڑوں میں بنائی گئی ہے۔ یہ ہزاروں میل لمبی دیوار ہے جو پہاڑوں کے بیچ میں سے ہو کر گذرتی ہے۔ قدیم بادشاہوں نے یہ اس لئے بنائی تھی کہ منگول قوم کے لوگ چین پر حملہ نہ کر سکیں۔ اس دیوار کے کئی دروازے ہیں جہاں ڈیوڑھیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ بوڑھا چینی اس دیوار کے سارے راستے کو جانتا تھا۔ وہ کیٹی ناگ اور تھیوسانگ کو لے کر

دیوار چین کے ساتویں دروازے کی ڈیوڑھی میں آ گیا۔ یہاں انہوں نے دیکھا کہ ڈیوڑھی کے اندر ایک چینی عورت کا بت رکھا ہے۔

ناگ نے کہا:

"ہمیں اس کے سامنے تھوڑی سی زمین کھود لینی چاہیے۔"

تھیوسانگ اور ناگ نے فوراً زمین کھود کر سانپ کی کھوپڑی کو اس میں دبا کر اوپر مٹی ڈال دی۔

کیٹی نے کہا:

"ہمیں سات دن انتظار کرنا ہے۔ کیوں نہ ان سات دنوں میں اس دیوار کی سیر کر لی جائے۔"

تھیوسانگ بولا: "اچھا خیال ہے۔"

ناگ نے بھی اس خیال کو پسند کیا۔

بوڑھا چینی کہنے لگا:

"میں بوڑھا ہوں۔ تمہارے ساتھ سیر نہیں کر سکتا میں اسی ڈیوڑھی میں رہتا ہوں تم لوگ دیوار کی سیر کر آؤ۔ لیکن زیادہ دور مت جانا اور ایک بات کا خیال رکھنا۔ اس دیوار کے کتنے ہی دروازے ہیں ہر دروازے کی ڈیوڑھی میں کسی نہ کسی عورت کا بت بنا ہوا ہے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ وہ عورتیں ہیں جن کو چینی بادشاہوں نے دیوار کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مضبوط بنانے کے خیال سے زہر دے کر مار دیا اور پھر ان کی لاشیں پگھلے ہوئے پتھروں میں ڈال کر ان کے بت بنا کر ہر ڈیوڑھی میں رکھ دیئے تھے۔ کیٹی نے عورت کے بت کو دیکھ کر کہا:

"کس قدر ظالم تھے وہ بادشاہ۔ مجھے تو اس عورت کے بت پر رحم آنے لگا ہے۔"

بوڑھا چینی بولا:

"ان باتوں کو چھوڑو بیٹی۔ میں جو کہتا ہوں اسے غور سے سنو۔ دیوار بڑی لمبی ہے تم سات دنوں میں بھی اس کی سیر نہ کر سکو گے۔ دو چار دروازوں کی سیر کر کے واپس آ جانا۔ اور ایک بات کا خیال رکھنا کہ ڈیوڑھیوں میں عورتوں کے جو بت لگے ہیں ان کو ہاتھ مت لگانا جس طرح میں نے اس عورت کے بت کو بھی تمہیں ہاتھ نہیں لگانے دیا۔"

تھیوسانگ بولا: "ہم تمہاری نصیحت پر عمل کرتے ہوئے کسی عورت کے بت کو ہاتھ نہیں لگائیں گے۔"

ناگ نے کہا:

"ویسے بھی ہم دو تین دروازوں تک ہی سیر کر کے واپس آ جائیں گے۔"

بوڑھا چینی وہیں دیوارِ چین کے دروازے کی ڈیوڑھی میں چینی عورت کے بت کے پاس بیٹھا رہا اور کیٹی ناگ دیوار کی سیر کرنے چل دیئے۔ یہ دیوار کافی چوڑی تھی اور اس پر ایک وقت میں کئی گھوڑے ساتھ ساتھ چل سکتے تھے۔ کیٹی ناگ اور تھیوسانگ باتیں کرتے دیوار کی سڑک پر چلے جا رہے تھے۔ شام تک کیٹی ناگ اور تھیوسانگ نے دیوارِ چین کے ایک دروازے کی سیر کی اور واپس آ گئے۔ اب وہ دوسرے دن دوسرے دروازے کی سیر کو جانے والے تھے۔ ان کو ہم اسی جگہ یعنی دیوار چین پر چھوڑتے ہیں کیونکہ انہیں ابھی سات دن تک دیوارِ چین پر ہی رہنا ہے اور واپس عنبر کی طرف چلتے ہیں۔ عنبر کیتھے کے قبرستان میں پہنچ گیا۔ جولی سانگ چھوٹے سے بٹن کے روپ میں لکڑی کی ڈبی میں بند اس کی جیب میں تھی۔ سانپ نے کہا تھا کہ آدھی رات کے بعد کسی وقت پرانے قبرستان میں آسمان سے فرشتے ٹھنڈا شربت لے کر آتے ہیں اور مردے اس شربت کو پینے کے لئے قبروں سے نکل آتے ہیں عنبر قبرستان میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور آسمان سے فرشتوں کے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قبر کھل گئی

رات بڑی اندھیری تھی۔

آسمان پر چاند کہیں نہیں تھا۔ قبروں پر اندھیرا چھایا تھا۔ ہوا چلتی تو سوکھی گھاس سرسرانے لگتی۔ عنبر درخت کے نیچے ایک ایسی جگہ بیٹھا تھا جہاں اسے قبرستان کی ساری قبریں نظر آ رہی تھیں۔ کیا دیکھتا ہے کہ اچانک آسمان سے روشنی کی ایک لکیر اتر کر قبرستان پر پڑی۔ اس روشنی کی لکیر نے ایک سیڑھی کی شکل اختیار کر لی اور پھر اس سیڑھی پرسے کچھ نورانی شکلوں والے فرشتے سفید کپڑوں میں ملبوس شربت کی صراحیاں لے کر اتر کر قبرستان میں آ گئے۔ قبرستان میں آتے ہی ایک فرشتے نے آواز دی:

"اٹھو قبروں میں سونے والے نیک لوگو شربت پیو اور اپنی پیاس بجھاؤ۔"

تمام قبریں کھل گئیں اور ان میں سے مردے باہر نکل کر بیٹھ گئے۔ فرشتے شربت کی صراحیاں لے کر ان کے پاس جاتے اور انہیں ٹھنڈا میٹھا شربت پلاتے۔ عنبر نے

دیکھا کہ ایک قبر کے پاس ایسا مُردہ بھی بیٹھا تھا کہ جس کو کوئی فرشتہ شربت نہیں پلا رہا تھا۔ فرشتے صراحی لے کر اس کے قریب سے گزرتے تو وہ شربت پینے کے لئے اپنا پیالہ آگے بڑھاتا مگر فرشتے صراحی دور ہٹا لیتے اور اسے شربت پلائے بغیر چلے جاتے۔ عنبر کو اس مردے کی حالت پر بڑا ترس آیا۔ مگر وہ اس وقت اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا تھا۔ اسے جیسے کسی نے باندھ رکھا تھا۔ جب فرشتے ایک بدقسمت مُردے کے سوا باقی سب کو شربت پلا کر واپس چلے گئے تو مردے بھی اپنی اپنی قبروں میں واپس چلے گئے اور قبریں بند ہو گئیں۔

اب عنبر اٹھ سکتا تھا۔ وہ اٹھ کر پیاسے مُردے کی قبر پر گیا اور اس نے آواز دی:

"اے بدقسمت انسان! تو نے ایسا کون سا گناہ کیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو پیاسا ہے اور آسمان کے شربت سے محروم ہو گیا ہے۔ تیرے سب ساتھی اپنی پیاس بجھاتے ہیں مگر تیری قسمت میں ایک بوند بھی نہیں ہے؟"

اس پر قبر سے آواز آئی:

"میرے بھائی! میں کئی سال سے قبر میں پیاسا پڑا ہوں خدا کا شکر ہے کہ تو نے آ کر میرا حال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پوچھا۔ سن! میرا نام کاشغائی ہے۔ میں شہر تھیانگ کا بہت امیر سوداگر تھا۔ میری دولت کا کوئی شمار نہیں تھا۔ میری شاندار حویلی کے دو تہہ خانے قیمتی جواہرات اور سونے کے سکوں سے بھرے ہوئے تھے۔ مگر میں بہت کنجوس تھا۔ مجھے سوائے اپنی دولت کے اور کسی سے محبت نہیں تھی۔ ایک روز ایسا ہوا کہ میں اپنے مکان کے باہر چاندی کی چارپائی پر بیٹھا سیب کھا رہا تھا کہ ایک عورت اپنے بھوکے بچے کو لے کر میرے دروازے پر آئی اور اس نے روتے ہوئے فریاد کی کہ اس کا بچہ دو روز سے بھوکا ہے۔ اسے کچھ کھانے کو دے۔ مجھے اس کی آواز اور رونا اس وقت بُرا لگا۔ میں نے نوکروں سے کہہ کر اس عورت اور اس کے بھوکے بچے کو وہاں سے دھکے دے کر نکلوا دیا۔ اس کے بعد میری کمر میں درد شروع ہو گیا۔ اس درد نے ایسی صورت اختیار کی کہ میں چل پھر بھی نہیں سکتا تھا۔ پھر میری زبان سوجنے لگی۔ اور میں سوائے پانی یا دودھ کے کچھ نہیں پی سکتا تھا۔ پھر زبان اتنی سوج گئی کہ میں پانی بھی نہیں پی سکتا تھا اور ایک روز مر گیا۔ تب سے لے کر اب تک میں پیاسا

سے تڑپ رہا ہوں۔ ہر روز رات کو آسمان سے فرشتے آ کر دوسرے مُردوں کو شربت پلاتے ہیں لیکن مجھے ایک قطرہ بھی نہیں پلاتے۔ کئی سال سے میں پیاسا یہاں پڑا ہوا ہوں۔"

عنبر نے کہا:

"میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟"

گناہگار مُردے نے کہا:

"میرے بھائی! میں اپنے گناہوں پر سخت پچھتا رہا ہوں۔ کاش میں اپنی دولت سے لوگوں کی مدد کرتا اور اس غریب عورت کے بھوکے بچے کو اپنے مکان سے دھکے دے کر نہ نکلواتا۔ اب تُو ایسا کر کہ میری حویلی میں جا اور تہہ خانے میں چھپی ہوئی ساری دولت نکلوا کر غریبوں اور یتیموں میں خیرات کرا دے۔ اس کے بعد میرے پاس آنا شاید خدا میرے گناہ معاف کر دے۔"

عنبر نے اس گناہ گار مُردے کاشغائی کی حویلی کا پتہ پوچھا اور دن نکلتے ہی اس کی حویلی میں جا پہنچا۔ اس نے کاشغائی کے بیٹے کو سارا ماجرا سنایا اور کہا کہ وہ اپنے باپ کے تہہ خانے کی ساری دولت نکال کر اس کی وصیت کے مطابق غریبوں اور محتاجوں میں خیرات کر دے۔ اس کے بیٹے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے عنبر کو کوئی چور ڈاکو سمجھا اور بولا:

"میں تیری بات کا کیسے اعتبار کر لوں؟ پہلے مجھے چل کر میرے باپ کو دکھا۔ اگر میں اپنی آنکھوں سے اپنے باپ کو قبرستان میں پیاسا دیکھ لوں تو خیرات کروں گا۔"

عنبر اس کے بیٹے کو لے کر قبرستان میں آ گیا۔ مگر رات کو کوئی فرشتہ آسمان سے شربت لے کر قبرستان میں نہ اترا۔ کوئی مردہ بھی قبر سے نہ نکلا۔ قبرستان پر ساری رات گہرا سناٹا چھایا رہا۔

گناہ گار مردے کے بیٹے نے کہا:

"میں نہ کہتا تھا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ جاؤ اپنا راستہ لو اور خبردار پھر میرے گھر کا رُخ کیا تو بادشاہ کے سپہ سالار کو کہہ کر تجھے قید میں ڈلوا دوں گا۔"

عنبر بڑا حیران تھا کہ جب ایک رات پہلے اس نے اپنی آنکھوں سے قبرستان میں فرشتوں کو اترتے اور مُردوں کو شربت پیتے دیکھا تھا تو اب ایسا کیوں نہیں ہو رہا! کہیں یہ اس کی آنکھوں کا دھوکہ تو نہیں تھا؟ عنبر دن کے وقت گناہ گار مردے کی قبر پر گیا اور آواز دے کر پوچھا کہ اصل ماجرا کیا ہے۔ مجھے بتاؤ، کیا میں نے جو کچھ

قبرستان میں رات کے وقت دیکھا وہ سب میری آنکھوں کا دھوکہ تھا؟

قبر میں سے گناہ گار کاشغائی کی آواز آئی۔

"میرے دوست! قبرستان میں جو کچھ تم نے دیکھا تھا وہ صرف تم ہی دیکھ سکتے تھے۔ عام دنیا والے اسے نہیں دیکھ سکتے۔ میرا بیٹا بھی یہ منظر کبھی نہیں دیکھ سکتا۔"

عنبر نے کہا:

"اگر تم ٹھیک کہتے ہو تو پھر تمہارے بیٹے کو میں کس طرح راضی کروں۔ وہ تمہاری دولت غریبوں میں تقسیم کرنے پر تیار نہیں ہے۔"

قبر میں سے آواز آئی:

"میں جانتا تھا وہ ایسا ہی کرے گا۔ کوئی بات نہیں میرے دوست! تم ایسا کرو کہ میری قبر پر سے تھوڑی سی مٹی اٹھا کر اپنے جسم پر لگا لو۔ ایسا کرنے سے تم کچھ وقت کے لئے غائب ہو جاؤ گے۔ جب تم غائب ہو جاؤ تو سیدھا میرے تہہ خانے میں رات کے وقت جا کر میری ساری دولت نکال کر دوسرے شہر میں لے جانا اور غریبوں میں بانٹ دینا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے سوچا کر چلو میں بھی کچھ دنوں کے لئے غائب
ہو کر دیکھ لیتا ہوں۔ پس عنبر نے کاشغائی گناہ گار کی قبر
کی مٹی لے کر اپنے جسم سے لگا لی۔ مٹی کے لگاتے
ہی عنبر غائب ہو گیا۔ اس نے گناہ گار مردے سے کہا:
"میں غائب ہو گیا ہوں۔ اب میں جاتا ہوں اور
تمہاری جمع کی ہوئی دولت محتاجوں میں تقسیم کر کے
تمہارے پاس آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عنبر غیبی حالت میں سیدھا گناہ گار مردے کے
بیٹے کی حویلی میں پہنچا۔ اس کا بیٹا اپنے دوستوں کے ساتھ
بیٹھا گانا سن رہا تھا۔ عنبر کو وہ دیکھ نہیں سکتا تھا۔ عنبر
سیدھا حویلی کی سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے کی طرف گیا۔ اس
نے تہہ خانے کا دروازہ توڑ دیا اور دیکھا کہ اندر چار بڑے بڑے
بوروں میں جواہرات اور سونے کے سکے بند پڑے تھے۔ کچھ بوریاں
مردے کے بیٹے نے خرچ کر لی تھیں۔ عنبر نے ایک بورا سر
پر اٹھایا اور تہہ خانے سے نکل کر حویلی کے صحن میں آ گیا۔ چونکہ
وہ خود غائب تھا۔ اس لئے جواہرات کا بورا سر پر اٹھانے
کے بعد وہ بورا بھی غائب ہو گیا تھا۔ عنبر نے باری باری
تہہ خانے سے سارے جواہرات اور سونے کے سکوں سے
بھرے ہوئے بورے نکال کر باہر جنگل میں ایک جگہ رکھ
دیئے۔ پھر اس نے دو گھوڑے لئے۔ ان گھوڑوں پر چاروں

بورے لادے اور دوسرے شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔
دوسرے شہر میں جاتے ہی اس نے بوروں کا منہ کھول
دیا اور گناہ گار مردے کی دولت غریبوں محتاجوں اور یتیموں
میں خیرات کرنی شروع کر دی۔ سارا دن وہ خیرات کرتا
رہا۔ شام تک اس نے گناہگار مردے کی ساری دولت غریبوں
میں تقسیم کر دی۔ وہ گھوڑے پر بیٹھ کر واپس قبرستان کی
طرف چل پڑا۔ رات کے وقت وہ قبرستان میں آ گیا۔ ابھی
آدھی رات نہیں گذری تھی۔ عنبر اندھیرے قبرستان میں اسی
درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ جب رات زیادہ تاریک اور
گہری ہو گئی تو آسمان پر سے روشنی کی ایک لکیر قبرستان میں
اتر آئی۔ پھر اس روشنی کی لکیر نے سیڑھی کی شکل اختیار
کر لی اور پھر اس پر سے اتر کر فرشتے قبرستان میں آ گئے۔
انہوں نے آواز دی اور سارے مردے اپنی اپنی قبروں سے
نکل آئے۔ گناہ گار کاشغائی بھی اپنی قبر سے نکل آیا۔ عنبر
اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ فرشتہ شربت
کی صراحی لئے سب سے پہلے اسی کے پاس آیا اور
جب گناہ گار کاشغائی نے پیالہ بڑھایا تو فرشتے نے اس
کے پیالے میں ٹھنڈا میٹھا شربت ڈالتے ہوئے کہا:
"اے کاشغائی! خدا نے تیری دولت کی خیرات قبول
کر لی ہے اور تیرے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو ہر رات جنت سے لایا ہوا شربت جی بھر کر پیا کرے گا۔ تجھے دوزخ ایسی پیاس سے نجات مل گئی ہے۔"

یہ آواز عنبر نے بھی سُنی۔ کاشغائی نے شربت کا پیالہ منہ سے لگایا اور غٹا غٹ پی گیا۔ اس نے شربت کے سات پیالے پیئے اور پھر ہاتھ جوڑ کر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا:

"میرے خدا! میں تیری رحمت کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔ تو نے میرے گناہ معاف کر دیئے۔ ورنہ میرے گناہ ایسے تھے کہ اسے دنیا کی ساری دولت خیرات کرنے پر بھی معاف نہیں کیا جا سکتا تھا۔"

پھر وہ سجدے میں گر گیا۔ عنبر غیبی حالت میں قبرستان میں بیٹھا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ جب فرشتے چلے گئے تو عنبر کاشغائی کے پاس آیا اور کہا:

"میں خوش ہوں کہ تمہارا عذاب ختم ہوا اور خدا نے تیری خیرات قبول کر لی۔ تیری پیاس مٹ گئی۔"

کاشغائی نے عنبر کو غیبی حالت میں بھی دیکھ لیا تھا۔ اس کی طرف مسکرا کر بولا:

"میرے بھائی عنبر! میں تمہارا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اگر تم میرے پاس نہ آتے تو شاید میں صدیوں

تک اس عذاب میں گرفتار رہتا۔ کیونکہ کسی عام انسان کی آنکھ قبرستان میں فرشتوں کو اترتے اور مُردوں کو قبروں سے نکلتے نہیں دیکھ سکتی۔ یہ صرف وہی شخص دیکھ سکتا ہے جو دوسرے لوگوں کی خدمت کرتا رہا ہو۔ اب بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟"

عنبر نے کہا:

"تم اگر مجھے جان گئے ہو تو مجھے میرے بھائی بہنوں یعنی ماریا، جولی سانگ کیٹی ناگ اور تھیوسانگ سے ملا دو۔ یا مجھے بتا دو کہ وہ کہاں ہیں؟"

مُردے نے کہا:

"خدائی رازوں میں دخل دینے کی کسی زندہ یا مردہ انسان کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ لیکن تم اس وقت اپنی ایک بہن جولی سانگ کو ڈبی میں بند کر کے لائے ہو جس پر جادو کا اثر ہے۔ اس لئے مجھ پر فرض ہے کہ میں اس بارے میں تمہاری مدد کروں۔"

عنبر نے کہا:

"میں تمہارا شکر گذار ہوں گا۔"

اور اس نے جیب سے وہ ڈبی نکال کر کاشغائی مردے کے آگے رکھ دی جس میں جولی سانگ بند تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مُردے نے کہا:

"اس ڈبی کو یہاں میری قبر کے قریب ہی زمین میں دفن کر دو۔ جب تم قبرستان سے واپس جاؤ گے تو تمہاری بہن تمہیں مل جائے گی۔ وہ طلسم سے آزاد ہو چکی ہو گی۔"

عنبر نے فوراً لکڑی کی ڈبی زمین کھود کر دبا دی ا
کاشغائی سے پوچھا:

"میں کب تک غائب رہوں گا میرے بھائی؟"

مُردہ بولا: "میری قبر کی مٹی ایک بار پھر اپنے جسم سے لگا لو۔ تم نظر آنے لگو گے۔"

عنبر نے ایسا ہی کیا۔ قبر کی مٹی اٹھا کر اپنے جسم
لگائی تو وہ پھر سے دکھائی دینے لگا۔ عنبر نے اب
دیکھا تو مُردہ غائب تھا اور قبر اپنے آپ بند ہو چکی
پھر قبر سے آواز آئی:

"میرے بھائی عنبر! خدا تمہیں خوش رکھے۔ میں اس وقت جنت میں ہوں۔ میری ایک نصیحت یاد رکھنا۔ کبھی کسی بھکاری کو جھڑکنا مت۔ اگر تیرے پاس کچھ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلا دینا۔ اب تو جا۔ قبرستان کے دروازے پر تیری بہن تیری راہ دیکھ رہی ہے۔"

عنبر نے خدا حافظ کہا اور دیکھا کہ دن نکل آیا تھا۔ دن کی روشنی میں قبریں صاف نظر آ رہی تھیں۔ ساری کی ساری قبریں بند تھیں۔ ان کو دیکھ کر ذرا شک نہیں ہوتا تھا کہ یہ رات کو کھل جاتی ہیں اور فرشتوں سے اپنا رزق حاصل کرتی ہیں۔ عنبر دن کی روشنی میں قبرستان کے دروازے کی طرف چلا۔ جب وہ قبرستان کے پرانے دروازے سے باہر نکلا تو اسے جولی سانگ کی تیز خوشبو آئی۔ اس نے بے اختیار جولی سانگ کو آواز دی۔ ایک طرف جولی سانگ کھڑی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ عنبر نے آگے بڑھ کر جولی سانگ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بولا:

"خدا کا شکر ہے تجھے پھر سے اصلی حالت میں دیکھا اور تو واپس آ گئی۔"

جولی سانگ بولی:

"عنبر بھائی! میں بھی خوش ہوں کہ تم سے دوبارا آن ملی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں کہاں تھی بس ایسے لگا جیسے ہوا میں اڑی جا رہی ہوں۔ پھر کسی نے مجھے یہاں زمین پر اتار دیا۔ ناگ ماریا کیٹی اور تھیو سانگ کہاں ہیں؟ کیا ان کا کچھ پتہ چلا تمہیں؟"

عنبر بولا: "تم مل گئی ہو تو خدا نے چاہا تو وہ بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مل جائیں گے۔ آؤ یہاں سے باہر نکلتے ہیں۔"

جولی سانگ عنبر کے ساتھ ساتھ شہر کو جانے والی پکی سڑک پر چلنے لگی۔ اس نے پوچھا:

"یہ کون سا ملک ہے عنبر بھیا؟"

عنبر نے اسے بتایا کہ یہ ملک چین کا شہر کینٹے ہے۔ اور ہم ملک چین میں ہیں۔

جولی سانگ بولی:

"آؤ یہاں سے کسی دوسرے شہر کی طرف چل کر ناگ ماریا کیٹی اور بھتیو سانگ کو تلاش کرتے ہیں۔ کیونکہ اس شہر میں تو ان میں سے کسی کی خوشبو نہیں ہے۔"

جولی سانگ اور عنبر جب شہر سے گزرنے لگے تو اچانک ایک شخص نے اسے دیکھ کر شور مچا دیا۔ "پکڑو، پکڑو۔ یہ وہ شخص ہے جو کاشغائی کے بیٹے کومی ساں کا خزانہ تہہ خانے سے نکال کر لے گیا ہے۔" سارے شہر میں یہ خبر مشہور ہو گئی تھی کہ کاشغائی کے بیٹے کا خزانہ اس کی حویلی سے گم ہو گیا ہے اور شبہ ایک نوجوان عنبر پر کیا جاتا ہے جو چند روز پہلے وہاں اس غرض سے آیا تھا کہ کاشغائی کا خزانہ غریبوں میں بانٹ دیا جائے۔

لوگوں نے عنبر اور جولی سانگ کو پکڑ کر کوتوال کے

سامنے پیش کر دیا۔ وہاں خزانے کا مالک یعنی کاشغائی بیٹا کومی ساں بھی آ گیا۔ اس نے عنبر کو فوراً پہچان اور کوتوال سے کہا:

"جناب یہی وہ شخص ہے جو میرے پاس میرا خزانہ لینے آیا تھا۔ جب میں نے دینے سے انکار کر دیا تو یہ راتوں رات میرا خزانہ اڑا کر لے گیا۔"

کوتوال نے عنبر سے پوچھا:

"سچ سچ بتا دو کہ تم نے خزانہ کہاں رکھا ہے ورنہ تمہیں ایسی سزا دوں گا کہ یاد کرو گے۔"

عنبر نے کہا:

"خزانہ جس کا تھا اس کے پاس پہنچا دیا گیا ہے اس خزانے کا تعلق کومی ساں سے نہیں بلکہ اس کے مرحوم باپ کی روح سے تھا اور اس کے باپ کی روح کو اس کی امانت مل گئی ہے۔"

اس پر کوتوال نے غصے میں آ کر سپاہیوں سے کہا:

"اس نوجوان ڈاکو اور اس کی بہن کو شہر کے دروازے سے الٹا لٹکا دو۔ ابھی بتا دیں گے کہ خزانہ کہاں چھپایا ہے انہوں نے۔"

عنبر نے عین اس وقت جولی سانگ کی طرف دیکھا اور کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جولی سانگ! میرا خیال ہے پہلے تم ذرا ان کی خبر لو۔ بعد میں ضرورت پڑی تو میں بھی میدانِ جنگ میں کود پڑوں گا۔"

جولی سانگ اور عنبر کی طرف چھ سات سپاہی انہیں گرفتار کرنے کے لئے بڑھ رہے تھے۔ جولی سانگ نے ان کی طرف گھور کر دیکھا۔ اس کی آنکھ میں سے نیلی روشنی نکل کر ایک دھماکے کے ساتھ ان سپاہیوں پر پڑی اور وہ پرزے پرزے ہو کر فضا میں بکھر گئے۔ وہاں طوفان مچ گیا۔ کوتوال نے تلوار نکال لی۔ جولی سانگ نے دونوں آنکھوں کو کوتوال پر مرکوز کیا اور اسے فضا میں پچاس فٹ بلند کر دیا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ کوتوال دھڑام سے پچاس فٹ کی بلندی سے زمین پر گرا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ باقی سپاہی خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے۔ جولی سانگ نے کوتوال کے دفتر پر آنکھ کی نیلی شعاع ڈالی۔ دفتر کی عمارت ایک دھماکے سے پھٹ گئی اور اسے آگ لگ گئی۔

عنبر نے جولی سانگ سے کہا:

"بس! ان کے لئے اتنی سزا ہی کافی ہے۔"

اور پھر عنبر اور جولی نے وہاں سے دو گھوڑے پکڑے اور ان پر سوار ہو کر سیدھے کاشغائی کی حویلی میں پہنچے۔

کومی سان بھاگ کر پہلے ہی وہاں آ گیا تھا۔ عنبر اور جولی کو دیکھ کر وہ ڈر گیا۔

عنبر نے کہا:

"تیرے باپ کا خزانہ غریبوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے یہ تیرے باپ کی خواہش کے مطابق کیا گیا ہے اب اگر تم نے کبھی اس خزانے کا نام لیا تو تیری حویلی کے بھی پرزے اڑا دیئے جائیں گے جولی سانگ! اس کو ذرا نمونہ دکھا دو۔"

جولی سانگ نے حویلی کی ایک کوٹھڑی کو غور سے دیکھا اس کی آنکھ سے نیلی شعاع نکل کر کوٹھڑی پر پڑی تو ایک دھماکہ ہوا اور کوٹھڑی ایسے اُڑ گئی جیسے اس پر کسی نے بم گرایا ہو۔ کومی سان نے ہاتھ باندھ لیے اور بولا: "مجھے معاف کر دو۔ میں پھر کبھی اپنے باپ کے خزانے کا نام نہیں لوں گا۔"

عنبر مسکرا کر بولا:

"اب آ گئے ہو تم سیدھی راہ پر۔"

اور وہ جولی سانگ کو ساتھ لے کر چین کے شمال کی جانب روانہ ہو گیا۔ ان دونوں کو بالکل معلوم نہیں تھا کہ کیپٹن ناگ ہتھیوسانگ اس وقت چین کے شمال میں دیوار چین پر موجود ہیں اور ماریا کو جھینگو بدروح سے نجات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دلانے کے لئے جتن کر رہے ہیں۔ ہم جولی سانگ اور
عنبر کو یہیں چھوڑتے ہیں اور شمال میں دیوار چین پر آتے
ہیں۔ وہاں ناگ اور کیٹی اور تھیوسانگ ہر روز دیوار چین
کے ایک دروازے کی سیر کرنے جاتے تھے۔ ابھی ایک دن
باقی تھا۔ سات روز پورے نہیں ہوئے تھے۔ بوڑھا
چینی ساتویں دروازے کی ڈیوڑھی میں عورت کے بت
کے آگے بیٹھا ساتویں دن کا انتظار کر رہا تھا۔ پانچ سو
سال پہلے مرے ہوئے سانپ کی کھوپڑی اس نے عورت
کے بُت کے آگے زمین میں دفن کر دی ہوئی تھی۔ چھٹے
روز ناگ کیٹی اور تھیوسانگ دیوار چین کے دروازے
کی سیر کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایک
چینی لڑکی کا بُت دیوار سے لگا تھا۔

ناگ نے کہا:

"اس کے نیچے کیا لکھا ہے؟"

کیٹی نے جھک کر قدیم چینی زبان میں لکھی ہوئی تحریر
پڑھی۔ وہاں لکھا تھا۔

"یہ تانیا کا بُت ہے۔ تانیا بادشاہ کی سب سے
خوبصورت کنیز تھی۔ بادشاہ کے حکم سے تانیا کو
زہر دے کر ہلاک کیا گیا۔ پھر اس کی لاش کو پتھر
بنا کر یہاں لگا دیا گیا کہ دیوار چین دشمن کے

حملوں سے محفوظ رہے۔"

کیٹی تانیا کے خوبصورت بُت کو غور سے دیکھ رہی
تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تانیا کا بُت بھی
اپنی نیلی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہا ہے۔

تھیوسانگ نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا:

"کیٹی! تم کن خیالوں میں کھو گئی ہو؟"

کیٹی نے چونک کر کہا:

"میں دیکھ رہی تھی کہ تانیا کتنی خوبصورت ہو گی۔"

تھیوسانگ اور ناگ بُت کے پیچھے ہو کر زمین پر
پڑے نیلے نیلے پتھروں کو دیکھنے لگے۔ کیٹی تانیا کے
بُت کے قریب آ گئی۔ اسے جیسے تانیا کا بُت اپنی طرف
کھینچ رہا تھا۔ پھر کیٹی کو ایسا نظر آیا جیسے تانیا کا بُت
اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا ہو۔ کیٹی بھی مسکرائی۔ پھر جیسے
کسی زبردست طاقت کے اثر میں آ کر کیٹی نے اپنا ہاتھ
بُت کی طرف بڑھایا۔ تانیا کے بُت نے بھی اپنا ہاتھ کیٹی
کی طرف بڑھایا اور پھر کیٹی کا ہاتھ بُت نے اپنے ہاتھ
میں لے لیا۔ تھیوسانگ اور ناگ بُت کے پیچھے زمین
پر بیٹھے نیلے پتھروں کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ ان
کی پیٹھ کیٹی کی طرف تھی۔ کیٹی نے تانیا کے بُت کا ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے رکھا تھا۔ تانیا کے بُت کا ہاتھ کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نازک لڑکی کے ہاتھ کی طرح نرم تھا۔

پھر کیٹی کو محسوس ہوا کہ وہ بہت ہلکی پھلکی ہو گئی ہے اور اس کا کوئی وزن یا بوجھ نہیں رہا۔ تانیا کے بت نے کیٹی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اپنے ساتھ لگا لیا۔ تانیا کے بت کے سینے سے لگتے ہی کیٹی اس کے اندر گم ہو گئی۔ اب وہ تانیا کے بت کے اندر سما چکی تھی۔ ایک پل کے لئے وہ نیم بے ہوش ہو گئی۔ اتنے میں بھتیوسانگ اور ناگ اٹھ کر بت کے سامنے آئے تو انہیں کیٹی دکھائی نہ دی۔ وہ سمجھے کہ وہ ڈیوڑھی کے باہر دیوار چین کی کشادہ سڑک پر کہیں ادھر اُدھر ہو گی۔ وہ دونوں باتیں کرتے ڈیوڑھی سے نکل کر باہر آئے تو کیٹی کہیں نہیں تھی۔ دیوار چین کی کشادہ دیوار دور تک خالی خالی اور ویران تھی۔ ناگ نے تعجب سے کہا: "کیٹی کہاں چلی گئی؟" بھتیوسانگ جواب دینے کی بجائے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ وہ دیوار کے دوسرے کنارے پر آ کر منڈھیر سے دیوار کی دوسری جانب پہاڑی ڈھلانوں اور گہری وادی میں تکنے لگے۔ کیٹی وہاں بھی نہیں تھی۔ اب تو وہ پریشان ہو کر واپس ڈیوڑھی کی طرف بھاگے۔ ڈیوڑھی بھی خالی تھی۔ تانیا کا بت اپنی جگہ پر اسی طرح کھڑا تھا۔

"میرے خدایا۔ یہ کیٹی اچانک کہاں غائب ہو گئی؟"

ناگ نے کہا:

بھتیوسانگ ڈیوڑھی سے باہر آتے ہوئے بولا:

"میرا خیال ہے وہ ڈیوڑھی سے نکل کر اس طرف گئی تھی۔"

ناگ بھی ڈیوڑھی سے باہر آ گیا۔ انہوں نے سارا علاقہ چھان مارا۔ کیٹی کو آوازیں بھی دیں مگر کیٹی کہیں نظر نہ آئی۔

ناگ نے بھتیوسانگ سے کہا:

"تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں پہاڑیوں میں جا کر دیکھتا ہوں۔"

اور ناگ نے سانس کھینچ کر سیاہ عقاب کا روپ بدلا اور فضا میں اڑتا ہوا دیوار کی دوسری طرف پہاڑی وادیوں اور گہرے کھڈ نالوں میں اتر گیا اور جگہ جگہ اڑ کر کیٹی کو ڈھونڈنے لگا۔ اس نے ارد گرد کا سارا پہاڑی علاقہ کھنگال ڈالا۔ مگر کیٹی تو ایسے غائب ہو گئی تھی جیسے اسے زمین کھا گئی ہو۔ ناگ بھتیوسانگ کے پاس واپس آ گیا۔ اس نے انسانی شکل بدلی اور بھتیوسانگ سے کہا:

"میں ادھر ادھر ہر جگہ دیکھ آیا ہوں۔ کیٹی کا کہیں کوئی سراغ نہیں ملا۔ وہ کہاں جا سکتی ہے؟"

بھتیوسانگ سوچنے لگا پھر ڈیوڑھی کی طرف دیکھ کر بولا:

"مجھے یقین ہے وہ ڈیوڑھی میں ہی غائب ہوئی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک بار پھر ناگ اور تھیوسانگ لپک کر ڈیوڑھی میں آ گئے۔ ڈیوڑھی میں سوائے تانیا کے بُت کے اور کوئی بھی نہیں تھا۔ تانیا کا بت خاموش کھڑا تھا۔ مگر بُت کے چہرے پر ایک عجیب سی اطمینان کی جھلک نمایاں تھی جو کوئی بھی نہیں پہچان سکتا تھا۔ ناگ نے تانیا کے بُت کو غور سے دیکھا۔ پھر اس کے جسم کو ہاتھ لگایا۔ تانیا کا جسم پتھر کی طرح سخت تھا اس بُت کے اندر کیٹی کا ہیولا ایک نظر نہ آنے والی روح کی طرح گھل مل گیا تھا مگر کیٹی بے ہوش تھی۔ اسے کچھ ہوش نہیں تھی کہ وہ کہاں ہے۔

تھیوسانگ نے کہا:

"اس بُت کا کیٹی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ناگ؟ یہ تو پتھر کا بُت ہے۔"

ناگ نے جواب دیا:

"ممکن ہے اس بُت کی وجہ سے کیٹی پر کوئی جادو چل گیا ہو اور وہ غائب کر دی گئی ہو۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اسے کہاں تلاش کریں؟

ناگ ابھی تک تانیا لڑکی کے بُت کو غور سے دیکھ رہا تھا اور اس کے جسم پر ہاتھ پھیر کر کوئی کل پرزہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ شاید وہاں سے بُت نے کیٹی پر کوئی جادو کر دیا ہو۔ مگر اسے کچھ نہ ملا۔ تھیوسانگ

نے بھی قریب آ کر بُت کو غور سے دیکھا اور بولا:

"اس بُت میں مجھے اس کے سوائے کچھ نظر نہیں آتا کہ محض ایک پتھر کا ہزاروں برس پرانا بت ہے۔"

ناگ ٹھنڈا سانس بھر کر بولا:

"ماضی میں ایسے بُت ہم پر جادو کرتے رہے ہیں اس لئے میں اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ جادو کا بُت نہیں ہے۔"

یہاں ناگ بھی دھوکا کھا گیا تھا۔ اسے معلوم ہی نہ ہو سکا تھا کہ کیٹی اسی تانیا لڑکی کے بُت کے اندر ہے۔ اسے معلوم بھی کیسے ہو سکتا تھا۔ کیٹی کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔ کیٹی بُت کے اندر بے ہوش تھی۔ وہ ناگ کو آواز بھی نہیں دے سکتی تھی۔ تھیوسانگ نے ڈیوڑھی سے باہر آ کر گہرا سانس کھینچا اور بولا:

"کیٹی کی خوشبو بھی ایک دم سے غائب ہو گئی ہے۔"

ناگ بھی ڈیوڑھی سے باہر آ گیا۔ آسمان کا رنگ سیاہی مائل ہو رہا تھا۔ شام ڈھل رہی تھی۔ رات اپنا سیاہ آنچل پھیلا رہی تھی۔ ناگ اداس ہو گیا۔ کیٹی کے اس طرح اچانک گم ہو جانے سے اس کا دل بوجھل ہو گیا تھا۔ اس نے سانس بھر کر تھیوسانگ سے کہا:

"تھیوسانگ! جس طرح کہ ہمارے ساتھ پہلے بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس قسم کے حادثے ہوا کرتے ہیں اسی طرح اب بھی ہمارے ساتھ یہ حادثہ گذر گیا ہے۔ کیٹی واقعی کسی طلسم کے اثر کی وجہ سے غائب ہو گئی ہے! بہتر یہی ہے کہ ہم واپس بوڑھے چینی کے پاس جاکر ماریا کو واپس لانے کا عمل شروع کریں۔"

وہ دونوں بوڑھے چینی کے پاس آ گئے۔ جب انہوں نے اسے کیٹی کے بارے میں بتایا کہ وہ بھی غائب ہو گئی ہے اور بوڑھے چینی کو یقین نہ آیا۔ وہ بار بار کہہ رہا تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے سامنے کیٹی گم ہو جائے اور تم اسے بچا نہ سکو۔"

اسے کیا معلوم کہ ایسا ان کے ساتھ اکثر ہوتا رہتا تھا اور وہ کچھ نہ کر سکتے تھے یہ زمانے کے حادثات اور تقدیر کے چکر تھے جن میں سے وہ گذر رہے تھے۔ ناگ نے یہ کہہ کر بوڑھے چینی کو تسلی دی کہ کیٹی بہت جلد ان کے پاس آ جائے گی۔

"پہلے ہمیں ماریا کو واپس لانے کی طرف دھیان دینا چاہیے۔"
بوڑھا چینی چھت کی طرف دیکھ کر بولا:
"آدھی رات کو کوئی کرامت ظہور میں آئے گی بوڑھی چینی عورت کا حساب کبھی غلط نہیں ہوتا ہم نے سانپ کی کھوپڑی دبا دی ہے۔ اب ماریا بیٹی ہمیں ضرور واپس

مل جائے گی۔"

رات گذرتی چلی گئی۔ جب آدھی رات گذر گئی تو ناگ، تھیوسانگ اور بوڑھا چینی ڈیوڑھی کے بت سے ذرا ہٹ کر زمین پر بیٹھ گئے۔ ان کی آنکھیں بت کے نیچے اس جگہ پڑی ہوئی تھیں جہاں انہوں نے سانپ کی کھوپڑی دبا رکھی تھی۔ رات اس قدر خاموش تھی کہ ان لوگوں کو ایک دوسرے کے سانس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ ہوا بالکل بند تھی۔ آسمان پر چاند کہیں نہیں تھا۔ یہ بڑی اندھیری اور سنسان رات تھی۔ آسمان پر ستارے بھی رک رک کر چمک رہے تھے۔ اچانک انہیں ایسی آواز سنائی دی جیسے دور سے بادلوں کی گرج ان کی طرف بڑھ رہی ہو۔ یہ گرج پہلے دور سے سنائی دے رہی تھی پھر یہ قریب آتی گئی۔ پھر بادل زور سے گرجتے ہوئے ان کے اوپر سے گذر گئے۔ یہ بادل نہیں تھے بلکہ بادل کی آواز تھی جو طوفان کی طرح شور مچاتی گرجتی ہوئی ان کے اوپر سے گذر گئی اور چاروں طرف ایک بار پھر سناٹا چھا گیا۔ ناگ کچھ بولنے لگا تو بوڑھے چینی نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اس کے ذرا بعد فضا میں ایک بھیانک چیخ بلند ہوئی۔ یہ بڑی بھیانک مردانہ آواز تھی۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیوارِ چین کی مورتی

کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

"مجھے نہ مارو۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔"

اس کے ساتھ ہی کسی دوسرے مرد کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز بھی کسی بھوت کی لگتی تھی۔

"میں تمہیں ختم کر کے رہوں گا۔ میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

پھر پہلی مردانہ چیخ دوبارہ بلند ہوئی۔ یہ اس کی آخری چیخ تھی۔ دوسری مردانہ آواز نے کہا:

"ماریا! تو آزاد ہے۔ میں نے جھینگو کی بدروح کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔"

ناگ تھیوسانگ اور بوڑھا چینی سانس روکے بیٹھے یہ آوازیں سن رہے تھے۔ اس کے بعد گہری خاموشی چھا گئی۔ اچانک بُت کے پیچھے سے ماریا کی خوشبو آنا شروع ہو گئی پھر اس کی آواز سنائی دی:

"ناگ بھیا! تھیوسانگ! میں آ گئی ہوں۔ بابا۔ تم

کیسے ہو؟"

بوڑھے چینی کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ اس نے کہا:

"ماریا بیٹی! خدا کا شکر ہے کہ تمہاری آواز سنی۔ دیکھو میں تمہارے بھائیوں کو بھی ساتھ لے آیا ہوں۔"

ناگ بولا: "ماریا بہن! تم ٹھیک ہو ناں؟"

تھیوسانگ نے بھی ماریا سے اس کی خیریت پوچھی۔

ماریا نے کہا:

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھے ایک بدروح نے جکڑ لیا تھا۔ چٹان کے ساتھ ٹکراتے ہی اس نے مجھ پر قابو پا لیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ تم لوگوں کی کوششوں سے مجھے اس بدروح سے نجات ملی۔ کیپٹی کہاں ہے؟ عنبر اور جولی سانگ کہاں ہیں؟"

ناگ نے کہا: "عنبر اور جولی سانگ کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ کیپٹی ہمارے ساتھ ہی یہاں دیوارِ چین تک آئی تھی کہ تھوڑی دیر پہلے اچانک غائب ہو گئی۔"

ماریا نے غمگین آواز میں کہا:

"کاش ایسا نہ ہوتا۔ مگر وہ کہاں اور کیسے گم ہو گئی؟"

پھر اس نے بوڑھے چینی سے کہا:

"بابا! مجھے معلوم ہے آپ نے میرے لئے کتنی تکلیف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اٹھائیں اور کیسے کیسے مشکل سفر کئے۔ مجھے سب کچھ معلوم ہو رہا تھا مگر میں بول نہیں سکتی تھی۔ میری اپنی حیثیت ختم ہو گئی تھی۔"

بوڑھا چینی بولا: "بیٹی! میرے لئے یہی سب سے بڑی خوشی ہے کہ تم خیریت سے میرے اور اپنے بھائیوں کے پاس واپس آ گئی ہو۔ اب تم یہ بتاؤ کہ ہم کیپٹن کو کہاں تلاش کریں۔ یہ علاقہ دیوار چین کا علاقہ ہے۔"

ماریا نے کہا: "میں جانتی ہوں بابا۔ ناگ اور تھیوسانگ بھائی! تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ کیا ہمیں اسی جگہ رک کر کیپٹن کو تلاش کرنا چاہیے یا کسی دوسرے ملک چلے جائیں۔"؟

ناگ کہنے لگا: "ابھی عنبر اور جولی سانگ کا بھی ہمیں کچھ علم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اس علاقے میں ان میں سے کسی ایک کی بھی خوشبو نہیں ہے۔ تھیوسانگ! تم اس معاملے میں کیا سوچتے ہو؟"

تھیوسانگ سر کو کھجانے لگا۔ بولا:

"کچھ دیر ہمیں واپس چین کے دارالحکومت کیتھے چل کر رہنا چاہیے۔ وہ بڑا شہر ہے۔ ممکن ہے وہاں عنبر جولی سانگ کا بھی کوئی سراغ مل جائے۔"

بوڑھے چینی نے بھی اس مشورے کو پسند کیا۔ ناگ اور ماریا بھی راضی ہو گئے۔ چنانچہ اگلے دن جب سورج نکلا تو ناگ تھیوسانگ ماریا اور بوڑھا چینی دیوار چین سے نکل کر چین کے سب سے بڑے شہر اور دارالحکومت کیتھے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس وقت عنبر اور جولی سانگ گھوڑوں پر سوار شمال کی طرف جا رہے تھے۔ ناگ ماریا اور تھیوسانگ شمال سے جنوب کی طرف چلے آ رہے تھے۔

ماریا نے ایک جگہ پہنچ کر کہا:

"میں آگے جا کر دیکھتی ہوں۔ تم لوگ اسی طرح جنگل میں چلتے چلے آؤ۔"

بوڑھے چینی نے ماریا کو تاکید کی کہ وہ اپنا خیال رکھے۔

ماریا مسکرا کر بولی:

"بابا! تم گھبراؤ نہیں۔ ہمارے ساتھ یہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ ہم مشکلوں مصیبتوں اور خراب حالات میں بھی اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔"

ماریا اڑان بھر کر فضا میں پرواز کر گئی۔ وہ جنگل کے درختوں کے اوپر آ گئی۔ اب اس کے نیچے دور تک جنگل اور چھوٹی بڑی پہاڑیاں وادیاں اور ندی نالے تھے۔ وہ اُن کے اوپر آگے کی طرف پرواز کر رہی تھی۔ وہ ایک دریا کے اوپر سے گذر کر دوسرے کنارے پر آئی تو ایک دم سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رُک گئی۔ اسے عنبر اور جولی سانگ کی ہلکی ہلکی خوشبو محسوس ہوئی تھی۔ ماریا تیزی سے نیچے آ گئی۔ نیچے آتے ہی خوشبو زیادہ تیز ہو گئی۔ ماریا خوش ہو کر جدھر سے خوشبو آ رہی تھی ادھر کو غوطہ کھا کر پرواز کر گئی۔ تھوڑی ہی دُور اس نے جنگل کی ایک پگ ڈنڈی پر دو گھوڑے آگے پیچھے آتے دیکھے۔ ان گھوڑوں پر عنبر اور جولی سانگ سوار تھے۔ انہوں نے بھی ماریا کی خوشبو کو فضا میں محسوس کر لیا تھا اور وہیں رُک گئے تھے۔ جب عنبر کو ماریا کی خوشبو بہت قریب محسوس ہوئی تو اس نے پکار کر کہا:

"ماریا! یہ تم ہو کیا؟ تم آ گئی ہو؟"

ماریا نے ہنس کر کہا:

"جب میری خوشبو آ رہی ہے تو میرے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ خوش آمدید میرے بھائی عنبر اور بہن جولی سانگ۔"

جولی سانگ نے خوش ہو کر کہا:

"ماریا بہن! تمہاری آواز سن کر دلی خوشی ہوئی ہے ناگ کیٹی اور تھیوسانگ بھائی کہاں ہیں؟"

ماریا نے کہا: "تھیوسانگ بھائی اور ناگ پیچھے آ رہے ہیں۔"

عنبر نے فکر مند ہو کر پوچھا:

"اور کیٹی کہاں ہے؟"

پھر ماریا نے عنبر اور جولی سانگ کو کیٹی کے اچانک غائب ہو جانے کا واقعہ سنا دیا۔ عنبر اور جولی سانگ ایک لمحے کے لئے اداس ہو گئے۔ ماریا دریا کنارے ان کو لے کر بیٹھ گئی۔ دونوں نے ایک دوسروں کو اپنے اپنے ساتھ گذرے ہوئے بھیانک واقعات سنائے۔ اتنے میں ناگ اور تھیوسانگ بھی بوڑھے چینی کے ساتھ دریا پار کر کے آ گئے۔ بوڑھے چینی کو دیکھ کر جولی سانگ بہت خوش ہوئی۔ عنبر سے بھی بوڑھے چینی کا تعارف کرایا گیا۔

وہ سب ایک دوسرے کو مل کر بے حد خوش [illegible] کیٹی کا فکر لگا تھا۔ کیٹی کو یاد کر کے وہ ادا[illegible] نہیں تھے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ وہ اس کو دوبارا حا[illegible] گئی۔ اس اس کا سراغ لگانے کے بارے میں بھی سوچ بچا[illegible] قبر کے تھے۔ کافی دیر آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد [illegible] اور عنبر نے انہیں یہی مشورہ دیا کہ ہم سب کو واپس اسی جگہ دیوار چین کے پاس جا کر کیٹی کے واپس آنے کا انتظار کرنا چاہیے۔ عنبر کہہ رہا تھا:

"ہو سکتا ہے جہاں سے کیٹی غائب ہوئی ہے وہیں سے وہ کسی وقت اچانک نمودار ہو جائے۔ وہاں ہمیں نہ پا کر پھر وہ بڑی پریشان ہو گی۔ اس لئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمیں فوراً واپس دیوارِ چین کے اس دروازے کی
ڈیوڑھی میں چلنا چاہیئے جہاں کیٹی غائب ہوئی تھی؛
پس یہ سب بہن بھائی اور دوست واپس دیوار چین
کی طرف روانہ ہو گئے۔ شام تک وہ دیوار چین کے اس
دروازے کی ڈیوڑھی میں پہنچ گئے جس کے اندر چینی کنیز تانیا
کا بُت لگا تھا اور جہاں کیٹی غائب ہو گئی تھی۔ ماریا فوراً
پتھر کے بُت کے اندر چلی گئی۔ تانیا کے بُت نے ایک غیر
عورت کو اپنے اندر آتے محسوس کیا تو غصّے سے کانپنے لگی کہ اس
عورت کو اس کے اندر آنے کی کیسے جرأت ہوئی مگر وہ خاموش
کیونکہ ابھی تک کیٹی اس کے اندر ہی تھی اور اسے ہوش
ماریا تھا۔ پھر اس خیال سے کہ یہ لوگ اس پر جادو
جب واپس نہ نکال لیں تانیا کی روح نے کیٹی کو اپنی
ہو سمیٹا اور وہاں سے پرواز کر گئی۔ روح کی اس
و ناگ عنبر تھیوسانگ نہیں دیکھ سکتے تھے لیکن ماریا بھی
اسے نہ دیکھ سکی۔ تانیا کیٹی کو لئے دیوار چین کے پار سمرقند و
بخارا کی طرف نکل گئی۔

اس زمانے میں سمرقند و بخارا پر ایک ظالم اور جابر
منگول جرنیل حکومت کرتا تھا جس کے ہاتھوں رعایا بہت
تنگ تھی۔ منگول جرنیل نے حکم دے رکھا تھا کہ شہر میں
جو بھی مسافر داخل ہو اسے دربار میں پیش کیا جائے۔ منگول

نیل یا بادشاہ خود مسافر سے پوچھ گچھ کرتے کہ وہ کون ہے اور
رقند میں کیوں آیا ہے اور کتنے دن ٹھہرے گا۔ اگر مسافر
پاس زیادہ قیمتی سامان ہوتا تو منگول بادشاہ جرنیل اسے
ین لیتا تھا۔ اگر بدقسمتی سے شہر میں داخل ہونے والے مسافر
پاس کچھ نہ ہوتا تو اس مسافر کو وہیں ہلاک کر دیا جاتا
۔ مگر تانیا تو ہزاروں برس پرانے ایک ایسے بادشاہ کی کنیز
تی جس نے اسے زہر دے کر ہلاک کر کے پتھر کا بُت بنا
یا تھا اور خود بھی مر کھپ چکا تھا۔ وہ بادشاہ بھی سمرقند و بخارا
پر حکومت کیا کرتا تھا مگر اس کے محلات موجودہ سمرقند و بخارا
کے منگول بادشاہ کے محلات سے دور ایک پہاڑی کے
اوپر تھے اور اب کھنڈر بن چکے تھے۔ ادھر کبھی کوئی نہیں
جاتا تھا۔ تانیا کیٹی کو لے کر ان کھنڈروں میں آ گئی۔ اس
کھنڈر کے نیچے ایک بند تہہ خانہ تھا جس میں ایک قبر کے
اوپر ایک چراغ ہزاروں سال سے جل رہا تھا۔ آپ ضرور
حیران ہوں گے کہ ایک چراغ ہزاروں سال تک کیسے روشن
رہ سکتا ہے؟ لیکن ہم آپ کو تاریخ کے حوالوں سے
بتاتے ہیں کہ ایسے چراغ پرانے روم اور یونان میں قبروں
میں اکثر جلائے جاتے تھے۔ بعد میں کھدائی کرنے والوں کی
چھیڑ خانی سے یہ چراغ ٹوٹ کر بجھ گئے۔ قدیم روم کے
باشندوں کا خیال تھا کہ موت کے بعد ایک تاریک رات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کو روشن رکھنے کے لیے ایک ایسے چراغ کی ضرورت ہے جو ہمیشہ روشن رہے چنانچہ انہوں نے یہ اصول بنا لیا کہ ہر قبر میں ایک چراغ رکھ دیا کرتے تھے۔ یہ چراغ شیشے کے ایک مرتبان میں بند ہوتا اور بغیر تیل اور ہوا کے جلتا رہتا تھا۔ چند برس ہوئے لاہور کے شاہی قلعے کی کھدائی کرتے ہوئے ایک کمرہ دریافت ہوا جہاں ایک ایسا حمام پایا گیا جس کے نیچے ایک چراغ کی لاٹ ابھی تک جل رہی تھی۔ آثار قدیمہ کے آدمی اس جلتے ہوئے چراغ کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ صدیوں سے بند ایک کمرے میں یہ چراغ تیل اور ہوا کے بغیر کیسے جلتا رہا ہے مگر مغل انجینئر اس راز سے واقف تھے جو قدیم روم کے لوگوں سے ہوتا ہوا ان تک پہنچا تھا۔ پھر کسی کی غلطی سے لاہور کے شاہی قلعے والا یہ چراغ بجھ گیا اور پھر اسے کوئی نہ جلا سکا۔

ایک انگریز تاریخ دان ولیم کیمڈن نے ۱۵۸۲ عیسوی میں شائع ہونے والی اپنی ایک کتاب "برطانیہ" میں لکھا ہے کہ گذشتہ برسوں میں جب بہت سے کھنڈروں کو کھودا جا رہا تھا تو اس وقت ایک قبر میں چراغ پایا گیا جو کئی سالوں سے جل رہا تھا۔ اس چراغ میں تیل کی جگہ پگھلا ہوا سونا تھا۔ سینٹ آگسٹائن نے سن ۳۸۴ عیسوی میں ایک کتاب

میں حسن کی دیوی وینس کے مندر میں ہمیشہ جلنے والے ایک ایسے چراغ کا ذکر کیا ہے جو کھلی ہوا میں رکھا رہتا تھا اور جس پر بارش اور تیز ہوا کا کچھ اثر نہیں ہوتا تھا۔ ہمیشہ جلتے رہنے والے چراغ کی ایک تازہ مثال ۱۸۴۰ عیسوی میں سپین کے مقام قرطبہ میں ایک رومن خاندان کی قبریں ملیں کہ وہاں ایک چراغ شیشے کے مرتبان میں بند صدیوں سے جل رہا تھا۔ سائنس دان اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ قدیم زمانے کے سائنس دان لوگ میتھل نائٹریٹ سے واقف تھے۔ اس مادے کو مرتبان میں کمپریس کر کے یعنی ہوا کے شدید دباؤ کی حالت میں روشن کیا جاتا تھا۔ وہ لوگ ہوا کو رقیق کر کے یعنی مائع کی حالت میں بنا کر اس میں سالٹ پیٹر اور جیلیٹن کے مرکب کو ملا دیتے تھے اور پھر کسی بیکٹیریا کی مدد سے اس کو قابل عمل بنا دیا جاتا تھا اور یہ چراغ ہزاروں برس تک روشن رہتا تھا۔

دوستو! آپ کو شاید یقین نہ آئے مگر میں نے جن کتابوں اور مورخوں کے حوالے دیئے ہیں وہ میں نے بھی لندن اور امریکہ میں چھپی ہوئی تازہ ترین کتابوں سے لے کر لکھے ہیں۔ آپ جب بڑے ہوں گے تو خود ان کتابوں کو پڑھ کر معلوم کریں گے کہ قدیم زمانے کے لوگ ان پڑھ نہیں تھے۔ وہ بہت تہذیب یافتہ تھے اور بعض معاملات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں ہم سے آگے تھے۔ مثلاً مصر کے حکیم مردوں کے جسم
کو ہمیشہ صحیح سالم رکھنے کے لئے ان پر جو مومیائی لگاتے
تھے اور ان کے پیٹ میں جو دوائیاں اور مصالحے بھرتے
تھے ان کے بارے میں ہمارے آج کے سائنس دان بھی معلوم
نہیں کر سکے کہ وہ کیا دوائیاں اور مرکبات تھے۔ صرف چند
ایک کا ہی ہمارے سائنس دانوں کو علم ہو سکا ہے۔
اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان
کو ہر دور میں علم و فضل سے نوازا ہے۔

اب ہم اپنی کہانی کی طرف آتے ہیں۔ تانیا کی روح
بے ہوش کیٹی کو لے کر سمرقند کے قدیم محلات کے کھنڈر
کے ایک تہہ خانے میں آ گئی جہاں ایک قبر کے اوپر
ہزاروں برس سے ایک چراغ جل رہا تھا۔ یہ بھی اسی
قسم کا چراغ تھا جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ یہ چراغ قبر
کے اوپر شیشے کے ایک گول مرتبان میں بند تھا اور اس
کی لو بالکل سیدھی تھی اور روشنی دے رہی تھی۔ تانیا نے اس
چراغ کو بالکل ہاتھ نہ لگایا۔ کیوں کہ اس کے نیچے لکھا تھا۔

"خبردار! اس چراغ کے ساتھ کوئی بھی چھیڑ خانی نہ
کی جائے۔ ورنہ یہ بجھ جائے گا اور موت کی رات
پھر سے اندھی اور اندھیری ہو جائے گی۔"

اس تہہ خانے میں قبر کے سرہانے کی جانب سے

خفیہ راستہ دوسری طرف ایک سرنگ میں جاتا تھا۔
کیٹی کو لے کر اس تاریک سرنگ میں سے گذر کر سرنگ
دوسرے کنارے پر آئی تو وہاں ایک دروازہ تھا جو
ند تھا۔ تانیا نے اس دروازے پر کھڑے ہو کر قدیم چینی
ان میں کہا:

"لوکاشی دروازہ کھولو۔ میں آ گئی ہوں۔"

ایک چرچراہٹ کے ساتھ قدیم کھنڈر کا دروازہ کھل گیا
امنے ایک ایسی بھیانک چہرے والی بوڑھی چینی عورت
ڑی تھی کہ جس کے سر کے بال جھاڑیوں کی طرح اُگے تھے۔
ریوں بھرے چہرے پر زرد پیلی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی
تیں۔ چہرے کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں۔ سامنے والا ایک
کیلا دانت باہر آ کر لٹکے ہوئے ہونٹ پر ٹکا ہوا تھا۔
س نے کالے رنگ کا لمبا چولا پہن رکھا تھا اور گلے
یں ریچھ کے پنجوں کی مالا تھی۔ اس نے تانیا کی طرف
کھا اور پھر دھیمی غراہٹ والی آواز میں کہا:

"تم آ گئی ہو؟ کیا میری شرط پوری کر کے آئی ہو؟"

تانیا نے کہا:

"ہاں لوکاشی! میں نے تیری شرط پوری کرنے کے
لئے ہزاروں برس تک انتظار کیا۔ میں پتھر کا
بُت بن کر دیوار چین کی ڈیوڑھی میں کھڑی اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وقت کا انتظار کرتی رہی کہ کب ایسی عورت میرے پاس آتی ہے جس کی نشانیاں تم نے بتائی تھیں۔ آخر اب وہ عورت آ گئی اور میں اسے لے کر تمہارے پاس آ گئی ہوں اس عورت کا نام کیٹی ہے۔"

بدصورت عورت لوکاشی نے دروازہ کھول دیا اور پیچھے ہٹ گئی۔ تانیا کیٹی کو غیبی حالت میں اپنے ساتھ لگائے اندر داخل ہو گئی۔ اس کمرے میں ہلکا ہلکا زرد دھواں بھرا ہوا تھا۔ دیوار کے ساتھ چبوترہ تھا جس پر میلی کچیلی چٹائی بچھی تھی۔ تانیا نے کیٹی کو ظاہر حالت میں اس چٹائی پر لٹا دیا۔ بدصورت لوکاشی نے جھک کر غور سے کیٹی کو دیکھا۔ پھر اپنا ہڈیوں بھرا ہاتھ کیٹی کے جسم کے ساتھ لگایا اور قہقہہ لگا کر بولی:

"میری شرط پوری ہو گئی۔ یہ وہی عورت ہے جس کی مجھے ضرورت تھی۔"

تانیا نے بے تابی سے کہا:

"تو پھر اب مجھے وہ طاقت دو کہ میں اس شخص سے بدلہ لے سکوں جس نے مجھے عین جوانی میں زہر دے کر پتھر کے بت میں ڈھال کر میرے ساتھ ظلم کیا۔"

بدصورت لوکاشی بولی:

"میں اپنا وعدہ پورا کروں گی تانیا۔ ساتھ والی کوٹھڑی میں چلو۔ میں بھی ہزاروں برس سے تمہاری راہ دیکھ رہی تھی۔"

کیٹی ظاہری حالت میں چٹائی پر بے ہوش پڑی تھی۔ بدصورت بڑھیا لوکاشی تانیا کو لے کر ساتھ والی کوٹھڑی میں گئی۔ اس کوٹھڑی میں ایک چھوٹا سا حوض بنا ہوا تھا جس میں کالے رنگ کا پانی بھرا تھا۔ بدصورت لوکاشی نے حوض کی طرف اشارہ کیا اور بولی:

"تانیا! اس حوض میں اتر کر غوطہ لگا۔ تو اسی زمانے میں پہنچ جائے گی جب تو سمرقند کے ظالم بادشاہ تلائی کے محل میں اس کی سب سے خوبصورت شاہی کنیز تھی۔ اس حوض میں غوطہ لگانے کے بعد تیرے اندر وہ طاقت آ جائے گی کہ بادشاہ تجھے دنیا کے کسی زہر کسی تلوار سے ہلاک نہ کر سکے گا لیکن تم اس بادشاہ سے اپنے اوپر کیے گئے ظلم کا بدلہ لے سکو گی۔ جب تم بدلہ لے لو تو اسی تالاب میں آ کر غوطہ لگانا جہاں سے تم نکلو گی۔ اب جاؤ۔ جاؤ۔ میں اسی جگہ تمہیں ملوں گی۔ کیونکہ جب تک میں تم سے اپنا وعدہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پورا نہیں کر لیتی اور تو ظالم بادشاہ تلائی سے انتقام لے کر واپس نہیں آ جاتی میں بھی اس عورت کیٹی پر کوئی عمل نہیں کر سکتی۔ اب جلدی سے جاؤ۔"

تانیا نے کہا:

"لوکاشی! اگر مجھے وہاں سال دو سال لگ گئے تو کیا تم اتنی دیر تک میرا انتظار کرو گی؟"

لوکاشی نے قہقہہ لگا کر کہا:

"تم جاؤ۔ یہاں وقت وہاں کے حساب سے نہیں گذرتا۔ تم جاؤ۔ اب زیادہ دیر نہ کرو۔"

اور تانیا کالے پانی والے حوض میں اتر گئی۔ اس نے غوطہ لگایا۔ جب اس نے دوبارہ سر باہر نکالا تو وہ سمرقند میں ہی تھی مگر یہ سمرقند اس زمانے سے ہزاروں سال پہلے کا سمرقند تھا اور اس وقت وہاں ظالم منگول بادشاہ تلائی کی حکومت تھی اور تانیا اس کی خوبصورت شاہی کنیز تھی اور اپنی سہیلیوں کے ساتھ شاہی چشمے پر نہانے آئی تھی۔ اس کی سہیلیاں کنارے پر کھڑی کپڑے پہن رہی تھیں تانیا کو دیکھ کر ایک کنیز نے کہا:

"تانیا چلو دیر ہو رہی ہے۔ واپس شاہی محل میں تمہارا انتظار ہو رہا ہو گا۔"

تانیا نے مسکرا کر چاروں طرف دیکھا۔ سب کچھ ویسے ہی

تھا۔ وہی شاہی چشمہ تھا۔ وہی باغ تھے اور وہی درخت تھے۔ وہی شاہی محل تھا جس کے گنبد اور عالی شان حجرے اسے صاف نظر آ رہے تھے۔ تانیا ایک بار پھر اپنے ماضی سے گذرنے کے لئے وہاں آ گئی تھی مگر اس بار وہ جانتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور اس نے کیا کرنا ہے۔ وہ سہیلیوں کے ہمراہ شاہی محل میں آ گئی۔

شاہی محل میں شہزادی لوسی کو تانیا سے بہت پیار تھا صبح شام تانیا ہی شہزادی لوسی کو کھانا کھلاتی اور اس کا بناؤ سنگھار کرتی تھی۔ تانیا محل میں داخل ہوئی تو شہزادی لوسی چھوٹا سا ریشمی پنکھا جھلتی بے تابی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔ تانیا کو دیکھتے ہی شہزادی لوسی نے کہا:

"تانیا! تم نے اتنی دیر کیوں لگائی؟"

تانیا نے اسی انداز میں جس طرح وہ کہا کرتی تھی کہا:

"شہزادی صاحبہ! معافی چاہتی ہوں۔ دیر ہو گئی۔"

شہزادی لوسی نے کہا:

"تمہیں یاد نہیں تھا کہ ہم شام کی چائے صرف تمہارے ہاتھ سے پیتے ہیں؟ جاؤ جلدی سے ہماری چائے لے آؤ۔"

"جو حکم شہزادی صاحبہ"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور تانیا تیزی سے شاہی کچن کی طرف چلی گئی۔ شاہی باورچی خانے میں اسی طرح نوکر چاکر اور خادمائیں کھانے تیار کرنے میں لگی تھیں۔ مصالحوں کی خوشبوئیں اُڑ رہی تھیں۔ تانیا کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہزاروں برس پہلے کے زمانے میں آ گئی ہے اور ہزاروں برس پہلے کا زمانہ زندہ بھی ہو سکتا ہے۔ (آج سائنس کے زمانے میں مشہور جرمن سائنس دان آئن سٹائن کی تھیوری اضافیت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خلا میں ہر عہد ہر زمانے کے واقعات اپنی تصویروں کے ساتھ زندہ ہیں۔ اور وقت کوئی حرکت کرنے والی یا گذر جانے والی شے نہیں ہے۔ یہ ہمیں صرف اس لئے گذرتا محسوس ہوتا ہے کیونکہ ہماری اور ہماری زمین کی رفتار وقت کی رفتار سے بہت سست ہے اگر ہم کسی طرح روشنی کی رفتار سے زیادہ رفتار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو وقت نہ صرف یہ کہ رک جائے گا بلکہ پیچھے کی طرف چلنے لگے گا۔ اس تھیوری پر آپ بڑے ہو کر بہت کچھ پڑھیں گے)۔

تانیا نے جلدی سے چاندی کے تھال میں شہزادی نُوسی کی پسندیدہ چائے کے برتن اور صاف ستھرا رومال رکھا اور اس کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔ شہزادی نوسی کو اس نے اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر دی۔ یہاں ہم یہ

بات بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق چائے چینیوں کی ایجاد ہے اور یہ شے آج سے ہزاروں برس پہلے چین کے بادشاہ شوق سے پیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس کا نام "چا" یا "چائے" بھی چینی نام ہی ہے۔ اس زمانے میں چائے کی پتیوں کو گرم پانی میں اُبال کر اس میں سیاہ ہرن کے نافے کی کستوری کا ایک ذرہ بھی ملا دیا جاتا تھا۔ کیونکہ کستوری بے حد خوشبودار، جسم کو طاقت دینے والی اور بے حد گرم ہوتی ہے۔ چائے جب کشمیر میں آئی تو اس میں زعفران ملا کر پیا جانے لگا۔ شہزادی نوسی نے چائے پیتے ہوئے تانیا سے کہا:

"تانیا! تمہیں تو معلوم ہے کہ میں تمہیں بے حد چاہتی ہوں۔ پھر تم میری آنکھوں سے زیادہ دیر اوجھل نہ رہا کرو۔"

اب تانیا کو یاد آ گیا کہ جب شہزادی نُوسی کا بادشاہ باپ تانیا کو دیوار چین کی ایک ڈیوڑھی میں بُت بنا کر رکھنا چاہتا تھا اور اس نے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے تانیا کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا تو شہزادی نوسی کو دوسرے شہر اپنی ایک بہن کے محل میں بھجوا دیا تھا۔ کیونکہ ظالم بادشاہ جانتا تھا کہ اس کی بیٹی شہزادی نوسی تانیا کنیز سے بہت محبت کرتی ہے اور وہ اسے مرنے نہیں دے گی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تانیا نے شہزادی لوسی سے کہا:

"شہزادی صاحبہ! اگر میں مر گئی تو پھر آپ کیا کریں گی؟"

شہزادی لوسی نے تڑپ کر کہا:

"تانیا! ایسی بات پھر زبان پر نہ لانا۔ جب تک میں زندہ ہوں تم نہیں مرو گی۔"

تانیا نے شہزادی کے بالوں میں گلاب کا پھول سجاتے ہوئے کہا:

"لیکن شہزادی صاحبہ موت تو ایک روز سب کو آنی ہے۔ اگر فرض کر لیا بادشاہ سلامت نے کسی بات پر خفا ہو کر مجھے موت کے گھاٹ اتار دیا تو پھر کیا ہو گا؟"

شہزادی لوسی نے غصے میں کہا:

"ہم بادشاہ سلامت کو ایسا کبھی نہیں کرنے دیں گے ہم ابا جان کے پاؤں پکڑ لیں گے۔ ہم ابا جان سے صاف کہہ دیں گے کہ اگر تانیا کو کچھ ہو گیا تو میں بھی مر جاؤں گی۔"

تانیا دل ہی دل میں مسکرا دی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس بار اس کا بادشاہ باپ بھی تانیا کو ہلاک نہ کر سکے گا۔ بلکہ اب بادشاہ کی لاش اس کی خواب گاہ میں پڑی ہو گی۔ تانیا کو شہزادی لوسی سے اب کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس

ت دیوار چین کی تعمیر شروع ہو چکی تھی۔ اس کے چھ دروازے چکے تھے اور ہر دروازے کی ڈیوڑھی میں محل کی کسی کنیز یا خادمہ کو زہر دے کر ہلاک کرنے کے بعد اسے لے ہوئے پتھروں میں بت کی شکل میں ڈھال کر ڈیوڑھی میں ے کر دیا گیا تھا۔ کچھ ہی دنوں بعد تانیا کی باری بھی آ گئی۔ بادشاہ نے تانیا کی قربانی کا اعلان کرنے سے ایک ہفتہ پہلے شہزادی لوسی کو دوسرے شہر اپنی بہن کے محل میں پہنچا دیا۔

تانیا سمجھ گئی کہ بادشاہ اس کی موت کا اعلان کرنے والا ہے۔ تانیا نے بھی دل میں ایک منصوبہ بنا لیا۔ یہ منصوبہ بادشاہ کو ہلاک کرنے کا تھا۔ شہزادی لوسی کے جانے کے ایک ہفتے بعد بادشاہ نے تانیا کو اپنے دربار میں بلایا اور کہا:

"تانیا! تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ ہم نے تمہیں دیوار چین کے دیوتاؤں پر قربان کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دیوار چین کے دیوتاؤں نے تمہیں پسند کر لیا ہے۔ آج شام تمہیں دیوتاؤں کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔"

تانیا نے سر جھکا کر کہا:

"بادشاہ سلامت کا حکم سر آنکھوں پر کنیز قربانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے لئے تیار ہے۔"

بادشاہ نے تالی بجائی۔ اسی وقت سپاہیوں نے آگے بڑھ کر تانیا کو زنجیریں پہنائیں اور اسے تہہ خانے میں لے جا کر قید میں ڈال دیا۔ اگرچہ ہر کنیز اوپر سے یہی کہتی تھی کہ مجھے دیوتاؤں کے نام پر قربان ہونے کی خوشی ہے لیکن بادشاہ کو خطرہ ہوتا تھا کہ موت کے خوف سے کنیز کہیں بھاگ نہ جائے۔ چنانچہ اب تک چھ کنیزوں کو مار کر ان کے پتھریلے بت بنائے گئے تھے اور ان چھ کی چھ کنیزوں کو قید خانے میں ہی جلّاد نے زہر دے کر ہلاک کیا تھا۔ چنانچہ تانیا کو بھی قید خانے میں ڈال دیا گیا۔

تانیا بڑے شوق سے اپنی موت کے دن کا انتظار کرنے لگی۔ کیونکہ وہ مرنے کے بعد ہی بادشاہ سے اپنے پر کیے گئے ظلم کا بدلہ لے سکتی تھی۔ رات گذر گئی۔ دوسرا دن طلوع ہوا۔ دن کے وقت شاہی کنیزوں نے آ کر تانیا کو خوشبوؤں والے پانی سے غسل دیا۔ اسے نئے کپڑے پہنائے۔ سب نے اسے مبارک باد دی۔ مگر اندر سے وہ خوف زدہ تھیں۔ ایک کنیز کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے مگر وہ ڈر کر بھاگ گئی کہ اگر بادشاہ کو پتہ چل گیا تو وہ اسے جان سے مار دے گا۔

تانیا پہلی بار تو بے حد پریشان اور گھبرائی ہوئی تھی مگر اس بار وہ بڑی مطمئن تھی۔ اس نے خوشی خوشی نئے ریشمی

کپڑے پہنے۔ اپنے کپڑوں پر عطر لگایا۔ پھولوں کے ہار پہنے اور موت کے انتظار میں بیٹھ گئی۔ جب رات کا اندھیرا سمرقند کے جنگلوں اور وادیوں میں چھا گیا تو بادشاہ کے حکم سے شاہی جلّاد زہر کا پیالہ لے کر قید خانے میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ دو شاہی حکیم بھی تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے تانیا کی لاش کو اٹھا کر کھولتے ہوئے لاوے میں ڈالنا اور پھر وہاں سے نکال کر ٹھنڈا کر کے اسے پتھر کے بت میں تبدیل کرنا تھا۔ یہ شاہی حکیم لاش کے جسم پر ایک خاص تیل کی مالش بھی کرتے تھے جس کی وجہ سے جسم کھولتے لاوے میں گرتے ہی جلنے کی بجائے پتھر ہو جاتا تھا۔ ان شاہی حکیموں کے ہاتھوں میں خاص تیل کی بوتلیں تھیں۔

شاہی جلّاد آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا تانیا کے پاس آ کر بولا:

"شاہی کنیز تانیا! تمہیں مبارک ہو کہ بادشاہ سلامت نے تمہیں مقدس دیوتاؤں کے محل میں پہنچانے کے لئے یہ زہر بھیجا ہے۔ اس کو پی کر دیوتاؤں کے پاس پہنچ جاؤ۔"

تانیا نے جلّاد اور شاہی حکیموں کی طرف دیکھا۔ مسکرائی اور بولی: "اگر میں مرنے کے بعد تم لوگوں سے بھوت بن کر چمٹ جاؤں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا؟"

شاہی حکیم اور جلّاد ایک دوسرے کی طرف تکنے لگے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جلاد نے کہا:

"تانیا! یہ تو کیسی باتیں کر رہی ہے۔ مرنے کے بعد تو دیوتاؤں کے حضور میں جائے گی۔ بھوت نہیں بنے گی۔"

تانیا نے ہنس کر طنزیہ انداز میں کہا:

"میں بھول گئی تھی۔ اصل میں بھوت تو تم لوگ مرنے کے بعد بنو گے۔ میں تو دیوتاؤں کے پاس جاؤں گی۔ لاؤ زہر کا پیالہ۔"

جلاد نے زہر کا پیالہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ زہر کا رنگ سبز تھا۔ اس نے شاہی حکیموں میں سے ایک حکیم سے کہا:

"حکیم صاحب! کیا آپ نے چکھ کر دیکھ لیا ہے کہ یہ زہر اصلی ہے؟ اگر نہیں تو چکھ کر دیکھ لیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ پر آپ کے زہر کا اثر ہی نہ ہو۔"

حکیم نے جلدی سے کہا:

"ہمیں معلوم ہے یہ اصلی زہر ہے۔ نقلی نہیں ہے۔ ہمیں اسے چکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ بس تم اسے پی جاؤ۔"

تانیا نے کہا:

"میں ایک بار پھر یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر میں

اس زہر سے نہ مری تو پھر میں آزاد ہوں گی آپ لوگ مجھے دوبارا زہر نہیں دے سکیں گے۔"

جلاد بولا: "تانیا! ان فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کرو قربانی کا وقت نکلا جا رہا ہے۔ بادشاہ سلامت تمہاری لاش کو پتھر کا بت بنا ہوا دیکھنے کو بے تاب ہیں۔ کیونکہ آج آدھی رات کو تمہارا بت دیوار چین کے ساتویں دروازے کی ڈیوڑھی میں لگا دیا جائے گا۔"

تانیا نے آہستہ سے کہا:

"میں دیر نہیں لگاؤں گی۔ اگر تم احمق لوگ مجھے زہر پینے پر مجبور کر رہے ہو تو میں پی لیتی ہوں۔"

اور تانیا نے زہر کا پیالہ ہونٹوں کے ساتھ لگا لیا۔ وہ غٹا غٹ سارا زہر پی گئی۔ پیالہ خالی کر کے اس نے جلاد کو دے دیا۔ جلاد اور دونوں حکیم خوف زدہ نظروں سے تانیا کو دیکھ رہے تھے۔ تانیا زہر پینے کے بعد خاموش ہو گئی تھی۔ اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ جلاد اور حکیم حیران تھے کہ تانیا زہر پی لینے کے بعد گر کر مرتی کیوں نہیں؟ تانیا نے ایک دم سے اٹھا کر جلاد اور شاہی حکیموں کی طرف دیکھا اور بولی:

"میں نہ کہتی تھی کہ میں زہر پی کر نہیں مروں گی۔ اب تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک حکیم نے چلّا کر جلاد سے کہا:

"اس کے لیئے زہر کا دوسرا پیالہ لاؤ۔ یہ زندہ ہے۔ اس پر زہر کا اثر نہیں ہوا۔ ہم بادشاہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔"

جلاد جانے لگا تو تانیا نے کہا:

"تم اگر اپنے مٹکے کا سارا زہر بھی لا کر مجھے پلا دو گے تو مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ زہر زندہ انسان پر اثر کرتا ہے۔ مردہ انسان پر اثر نہیں کرتا۔"

یہ کہہ کر تانیا نے تالی بجائی اور وہ غائب ہو گئی۔ جلّاد اور حکیم ہکا بکا ہو کر رہ گئے۔ پھر گھبرا کر قید خانے سے باہر کی طرف بھاگے۔ تانیا نے راستے ہی میں تینوں کو پکڑ لیا۔ تانیا کے اندر بے پناہ طاقت آ گئی تھی۔ اس نے گرج دار آواز میں کہا:

"تم تینوں نے چھ معصوم لڑکیوں کو ہلاک کر کے ان کے جسموں کو پتھر بنا دیا ہے۔ میں تم سے ان کا بھی بدلہ لوں گی۔"

اور تانیا نے جلّاد اور دونوں حکیموں کو باری باری اٹھا کر اتنی زور سے قید خانے کی سیڑھیوں پر دے مارا کہ تینوں کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں اور وہ وہیں مر گئے۔ اب تانیا قید خانے

سے نکل کر سیدھی محل میں آ گئی۔ وہاں بادشاہ اپنے کمرے میں تخت پر بیٹھا اس انتظار میں تھا کہ شاہی حکیم اسے آ کر بتائے کہ تانیا کا مردہ جسم قربان گاہ پر پہنچا دیا گیا ہے اب آپ تشریف لے چلئے تا کہ آپ کے سامنے تانیا کے جسم کو کھولتے ہوئے لاوے میں ڈال کر پتھر بنا دیا جائے۔ مگر ابھی تک کوئی حکیم نہیں آیا تھا۔ بادشاہ نے تالی بجا کر وزیر کو اندر بلایا اور پوچھا:

"حکیم کہاں ہے؟ وہ ابھی تک کیوں نہیں آیا؟ قربانی کا وقت نکلا جا رہا ہے۔ جاؤ جا کر معلوم کرو کہ دیر کیوں لگا رہے ہیں۔"

وزیر اسی وقت قید خانے کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد گھبرایا ہوا واپس آیا اور لڑکھڑاتی زبان میں بولا:

"حضور غضب ہو گیا۔ قید خانے کی سیڑھیوں پر دونوں شاہی حکیموں اور جلّاد کی لاشیں پڑی ہیں اور تانیا غائب ہے۔"

بادشاہ تو غصے میں بھر گیا۔ تخت سے اترتے ہوئے غضبناک آواز میں بولا:

"یہ کیسے ہو گیا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

بادشاہ غصے میں بھرا قید خانے کی سیڑھیوں میں آیا تو واقعی وہاں پر تین لاشیں پڑی تھیں۔ بادشاہ کے غصے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا پارہ چڑھ گیا۔ اس نے حکم دیا۔

"فوراً دوسری کسی کنیز کو پکڑ کر لاؤ اور اسے زہر دے کر ہلاک کرو۔ قربانی آج رات ضرور ہو گی اور تانیا کی تلاش میں فوج چاروں طرف روانہ کر دی جائے۔"

سپاہی ایک طرف کو تانیا کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور دوسری طرف شاہی محل کے سپاہیوں نے شاہی محل کی ایک دوسری کنیز کو جو بے چاری اپنے بستر پر میٹھی نیند سو رہی تھی پکڑا اور اسے زنجیروں میں جکڑ کر قید خانے کی طرف گھسیٹنے لگے کنیز بے چاری کی ابھی تک سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ وہ فریاد کر رہی تھی کہ مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ میں نے کیا قصور کیا ہے؟ مجھے چھوڑ دو۔ مگر سپاہی اسے گھسیٹتے ہوئے قید خانے میں لے آئے۔ بادشاہ نے شاہی کمرے میں آتے ہی حکم دیا:

"اس کنیز کو فوراً زہر دے کر ہلاک کر کے لاش قربان گاہ میں پہنچا دو۔"

دوسرے دو حکیم خاص تیل لے کر اور دوسرا جلاد زہر کا پیالہ لے کر قید خانے کی طرف آ گیا۔ تانیا وہاں غیبی حالت میں پہلے ہی سے موجود تھی۔ دوسری بے گناہ کنیز زنجیروں میں جکڑی زاروقطار رو رہی تھی۔ جونہی جلاد زہر کا پیالہ لے کر قید خانے میں داخل ہوا۔ تانیا نے ہاتھ مار کر زہر کا پیالہ اس

کے ہاتھ سے زمین پر گرا دیا۔ جلاد پہلے جلاد کے انجام سے واقف تھا۔ وہ خوف سے کانپنے لگا اور وہاں سے چیختا چلاتا بھاگ گیا۔ دوسرے دو حکیم جو آئے تھے وہ بھی خوف سے تھر تھر کانپنے لگے۔ تانیا نے ان کی گردنوں کو پکڑ کر ایک دوسرے سے ٹکرایا اور کہا:

"زندگی چاہتے ہو تو بھاگ جاؤ۔"

دونوں وہاں سے اپنی جان بچا کر ایسے بھاگے کہ مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ اب تانیا کا نشانہ ظالم بادشاہ تھا

وہ سیدھی بادشاہ کے محل میں آ گئی۔ بادشاہ قربان کی جانے والی کنیز کی لاش کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک غلام ہانپتا کانپتا داخل ہوا اور سر جھکا کر بولا:

"بادشاہ سلامت! تانیا کنیز دوسرے جلاد اور حکیموں کو بھی دھوکہ دے کر فرار ہو گئی ہے۔"

بادشاہ کے غصے کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ دھاڑا:

"دفع ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے اور وزیراعظم کو یہاں بھیجو۔"

غلام گھبرا کر باہر کو دوڑا تو تانیا کنیز وہاں آن موجود ہوئی۔ وہ غائب تھی۔ بادشاہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مگر تانیا اسے دیکھ رہی تھی۔ بادشاہ زخمی چیتے کی طرح کمرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں پھر رہا تھا کہ تانیا نے کہا:

"بادشاہ! تیرا آخری وقت آن پہنچا ہے۔"

بادشاہ نے غیبی آواز سنی تو چونک کر ادھر اُدھر دیکھا یہ آواز اس کی کنیز تانیا سے ملتی جلتی تھی۔

"کون ہو تم؟ کیا تم کوئی بدروح ہو؟"

تانیا بولی: "بادشاہ! کیا تم میری آواز نہیں پہچانتے؟ میں تمہاری کنیز تانیا ہوں جس کی موت کا حکم تم نے تھوڑی دیر پہلے صادر کیا تھا۔"

اب تو بادشاہ کے طوطے اُڑ گئے۔ بادشاہ اگرچہ ظالم تھا مگر بہادر بھی تھا۔ وہ زیادہ خوف زدہ نہ ہوا کہنے لگا:

"اگر تم تانیا کی بدروح ہو تو اس کا مطلب ہے کہ کنیز تانیا مر چکی ہے۔ اگر تم مر چکی ہو تو ہم تمہاری لاش تلاش کر لیں گے۔"

تانیا نے کہا:

"میں مری نہیں ہوں۔ میں زندہ ہوں۔ ہاں ایک بار مر کر دوبارہ زندہ ہو کر تمہارے محل میں آئی ہوں تاکہ تم سے اپنی اور دوسری بے گناہ معصوم لڑکیوں کی موت کا بدلہ لے سکوں۔"

اب تو بادشاہ کو حیرانی ہوئی اس نے کہا:

"اگر تم زندہ ہو تو مجھے نظر کیوں نہیں آتی ہو؟"

تانیا نے کہا:

"یہ ایک ایسا راز ہے کہ جو میں تمہیں کبھی نہیں بتا سکتی۔ اب اپنی موت کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا:

"میں اپنی موت سے نہیں ڈرتا۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ میری موت تیرے ہاتھوں نہیں لکھی۔"

یہ سن کر تانیا نے خنجر بادشاہ کے سینے میں اتار دیا۔ خنجر نے بادشاہ کے دل کے ٹکڑے کر دیئے۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر گرا اور تڑپنے لگا۔ تانیا وہاں سے باہر کی طرف دوڑی۔ اس وقت وزیراعظم اندر داخل ہوا۔ بادشاہ کو مرتے ہوئے دیکھا تو لپک کر اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا:

"بادشاہ سلامت! یہ ـــ یہ کیسے ہو گیا؟ کون ہے۔ کون ہے جس نے آپ کے سینے میں خنجر پیوست کیا؟"

بادشاہ نے کراہتے ہوئے کہا:

"مجھے۔ مجھے تانیا نے ہلاک کیا ہے۔"

اور بادشاہ کی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند ہو گئیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وزیر اعظم نے اسی لمحے تانیا کی تلاش میں محل کے ایک ایک سپاہی کو چوکس کر دیا۔ مگر تانیا وہاں سے نکل کر شاہی باغ کے شاہی چشمے کے کنارے پہنچ چکی تھی۔ وہ یہ دیکھ کر حیرت زدہ اور پریشان ہوئی کہ شاہی چشمے کا سارا پانی خشک ہو چکا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نیچے پہاڑی زمین میں کسی جگہ دراڑ پڑنے سے چشمے کا سارا پانی اس طرف نکل کر بہہ گیا تھا۔ شاہی نوکر چشمے کی تہہ میں اتر کر اس دراڑ کو پتھروں سے بھر رہے تھے تاکہ چشمے میں پانی پھر سے بھر جائے۔ یہی وہ چشمہ تھا جس میں غوطہ لگا کر تانیا کنیز کو اگلے زمانے میں سمرقند کے تہہ خانے میں لوکاشی عورت کے پاس جانا تھا اور اسے بتانا تھا کہ میں نے بادشاہ کو ہلاک کر کے اس سے انتقام لے لیا ہے۔ مگر چشمے میں پانی غائب تھا۔ تانیا غائب تھی۔ وہ بے چین سی ہو کر باغ میں ایک طرف ٹہلنے لگی۔ اتنے میں شاہی غلام تلواریں لئے اس کی تلاش میں وہاں پہنچ گئے!! ○

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے
قسط نمبر ۱۶۸ "خلائی جہاز کی تباہی" پڑھیے۔

پیارے انکل اے حمید صاحب السلام علیکم!

کافی عرصے سے آپ کو خط نہیں لکھا۔ اس لیے میں نے اتنے دن انتظار کیا کہ شاید آپ اپنی تصویر بھیج دیں مگر ابھی تک آپ نے نہیں بھیجی۔ میں نے نوائے وقت اخبار میں آپ کا امریکہ کے کام کے بارے میں پڑھا آپ کی تحریر کی ہوئی باتیں بڑی دلچسپ لگیں۔

آپ نے عنبر ناگ ماریا کی کتابوں کے لیے لکھا تھا کہ نیا مکتبہ اقرا، والوں کو خط بھیجوں۔ میں نے بھیجا۔ انہوں نے بڑی فہرست بھیجی۔ لیکن کتابیں کچھ مجھے راولپنڈی سے اور کچھ ایبٹ آباد سے ہی مل گئیں۔ میں نے پڑھیں بہت اچھی لگیں کافی دلچسپ تھیں۔ سانپ کا قیدی۔ موت کی چھلانگ۔ بھٹکتی بدروحوں کا شہر۔ ویران مینار۔ ناگ کا دشمن تھیو سانگ۔ مُردے کی راکھ۔ آدھا زندہ آدھا مُردہ۔ یہ سات کتابیں آپ کے خط کے بعد اتنے عرصے میں میں نے خرید کر پڑھیں۔ اور بہت ہی زیادہ اچھی لگیں۔ میں نے آپ کو اپنی بات پروگرام میں انٹرویو دیتے ہوئے دیکھا۔ وہ باتیں بھی آپ کی بڑی دلچسپ تھیں۔ اب آپ مجھے اپنا خط لکھ کر بھیجیں۔ دیکھئے گا کہ تصویر نہ بھولیے گا۔ آپ کا شکریہ! اب مجھے اجازت دیں۔ والسلام

آپ کا مخلص محسن علی

دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت ہزارہ ڈویژن ایبٹ آباد منڈیاں۔

محترم اے حمید صاحب السلام علیکم!

میں نے آپ کے اس ماہ کے ناول "ناگن محل"، "کستوری ناگن"، اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"سانپ کی بیوی" پڑھے۔ بہت پسند آئے۔ مجھے آپ کے ناولوں کا شدت سے انتظار ہوتا ہے۔ اتنا کسی اور کے ناول کا نہیں۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ میرا خط شائع کریں یا نہ کریں۔ بلکہ نہ کریں تو اچھا ہے۔

دو باتیں پوچھنی ہیں۔ نمبر ایک کہ آپ ناول میں عموماً جس سانپ کی شکل بنواتے ہیں۔ وہ کوبرا سانپ ہوتا ہے۔ یعنی اپنا پھن پھیلا کر کھڑا ہوتا ہے۔ کسی اور سانپ مثلاً سات منہ والا اژدھا، دو موہنی کی شکل بنا دیں۔ نمبر دو یہ کہ آپ کا ایک ناول ہے "ناگ کا دشمن تھیوسانگ" اس کے باہر یہ لکھا ہے۔ لیکن اندر "تھیوسانگ کا دشمن ناگ" لکھا ہوا ہے۔

میں نے سنا ہے کہ شیش ناگ سفید رنگ کا چھوٹا سا پتلا سانپ ہوتا ہے۔ جس کے سر پر تاج ہوتا ہے۔ لیکن آپ عموماً شیش ناگ کو سات منہوں یا پانچ موہنوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ میری دعا ہے۔ آپ تا زندگی ناول لکھتے رہیں۔

ایکس ون ـــــ راولپنڈی

پیارے انکل اے حمید صاحب! السلام علیکم مجھے عنبر، ناگ، ماریا، بٹی اور تھیوسانگ، جولی سانگ اور اپنی تصویریں بھیجیں۔ اگر کہیں عنبر ناگ والے مل جائیں تو کم از کم ان کو پہچان تو لوں۔ انکل آپ نے مجھے خط بھی نہیں لکھا۔ اب مہربانی فرما کر اس شیدائی کو ایک عدد خط تو لکھیں۔ انکل مجھے خط لکھیں تو اپنا پورا پتہ تفصیل سے لکھیں۔ اگر کبھی لاہور آنا ہوا تو آپ کے گھر ضرور حاضری دوں گا۔ انکل عنبر ناگ کا خاص نمبر کب آئے گا اچھا انکل پھر ملیں گے خدا حافظ۔ فقط ع ن م ہ پرست ار اوشاق علی جمالی

معرفت دیوان چتین مل۔ کریانہ مرچنٹ ورکشاپ روڈ نزد رحمانی منزل بکھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کی ٹیم اور خلا میں

١٠١ خلائی جہاز کی ممی
١٠٢ نیلی خلائی شیطان
١٠٣ ماریا اہرام مصر میں
١٠٤ خلائی گرو
١٠٥ مُردوں کا ستارہ
١٠٦ خوفناک انسانی کھوپڑی
١٠٧ [illegible]
١٠٨ ہیبت ناک قلعہ
١٠٩ [illegible]
١١٠ ماریا دیوی کا گرجا
١١١ [illegible]
١١٢ [illegible]
١١٣ [illegible]
١١٤ خوفناک تجربہ
١١٥ سانپ کا قیدی
١١٦ [illegible]
١١٧ [illegible]
١١٨ [illegible]
١١٩ [illegible]
١٢٠ خوفناک مقابلہ
١٢١ [illegible]
١٢٢ [illegible]
١٢٣ [illegible]
١٢٤ [illegible]
١٢٥ [illegible]
١٢٦ [illegible]
١٢٧ [illegible]
١٢٨ [illegible]
١٢٩ [illegible]
١٣٠ [illegible]
١٣١ [illegible]
١٣٢ [illegible]
١٣٣ [illegible]
١٣٤ [illegible]
١٣٥ آسیبی ہیلی کاپٹر
١٣٦ باپ کی قبر
١٣٧ تابوت والی لڑکیاں
١٣٨ آدم خور شکاری
١٣٩ [illegible]
١٤٠ [illegible]
١٤١ ویران مینار
١٤٢ ناگ کا دشمن [illegible]
١٤٣ مُردے کی راکھ
١٤٤ آدھا زندہ آدھا مُردہ
١٤٥ [illegible]
١٤٦ [illegible]
١٤٧ [illegible]
١٤٨ [illegible]
١٤٩ ناگ کی قبر
١٥٠ [illegible]
١٥١ [illegible]
١٥٢ [illegible]
١٥٣ [illegible]
١٥٤ [illegible]
١٥٥ [illegible]
١٥٦ [illegible]
١٥٧ [illegible]
١٥٨ [illegible]
١٥٩ [illegible]
١٦٠ ناگ محل
١٦١ [illegible]
١٦٢ [illegible]
١٦٣ [illegible]
١٦٤ [illegible]
١٦٥ [illegible]
١٦٦ [illegible]
١٦٧ [illegible]
١٦٨ [illegible]

اے حمید

عنبر پبلی کیشنز
دربار شاہ عالم مارکیٹ ۔ لاہور ۔ ۸